

مجموعہ صفات انسانی

Checked
1987

جسکو

لالہ لعل چصاحب اہل گز رہبرام گھاٹ ضلع نواب گنج بارہنکی

ساکن قصبہ ماکوری نے سری میذب پین جی کے پورا نوں سی انسان کی

صفات کی باب میں بہ اعانت سری ہماراج پنڈت رام چرن جی صاحب

ساکن گنیش پور رہبرام گھاٹ کی ترجمہ فرمایا اور واسطی شہادۂ عام کے



ماہ فروری ۱۹۷۷ء

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ میں چھپا

فہرست مضامین مجموعہ صفات انسانی

خلاصہ مضمون

نمبر شمار

۱۔ منگلا چرن تحریر فرمودہ ہندو رام چرن صاحب مؤلف پوستک۔

۲۔ تفصیل جو راسی لاکھ بونج ہری برما جی نے پیدا کی۔

۳۔ تفصیل چالیس صفات جنگل پر پیکر انسان شرف المخلوقات ہوا۔

۴۔ باب اول صف راستی یعنی سچ کہنے کا بیان حسین اجد بل دتیرنسی راہ کا ذکر ہے۔

۵۔ باب دوم صفت پاکیزگی حسین مہاراجہ دتیرن کا حال ہے جو بڑیاں ونکی نہایت پاک بنا کر دیوتاؤں نے بھرنا اپنے کے واسطے مانگیں اور بڑیوں کے بھر سے دانوں کو مارا۔

۶۔ باب سوم صفت رحم اسمین ملہ مہاراجہ رکھو کا حال ہے جو برہمن کے عوض میں خود اندر تاسر کرکین کر کر سیکٹھہ ہاشی منہ کے اور دوسرا ذکر مہاراجہ کس جی کا ہے جو اپو پیا پوری کے ایک مرتبہ کہنے سے اپنے راج کساوتی نگر می کی چوڑ کر جو دھلین چلے آئے اور تیسرا ذکر مہاراجہ رنت دیو کا ہے جو اپنی دن کا فاقہ کر کے اونچا سوئی دن سب کمانا اور دن کو دیکر ہمیشہ سے بردان مانگا کہ جو دھو کالیس محکوب ملے۔ اور چوتھا ذکر مہاراجہ ولیم کا ہے جو گاسے کے بچانے کیو اسٹے شیر سامنے خود بیٹھ گئے تھے۔

۷۔ باب چہارم صفت علم حسین مہاراجہ بہرہہ کا حال ہے جو گروا بے آدیوچ کے ہاتھ سے کلیم کھانے پینے کی پاتے تھے اور دوسرے کے سامنے بل دتیرن کے واسطے پڑ گئے اور راجہ بونجی کی اپنی اور ثانی اور دم نہ مارا اور دوسرا ذکر مہاراجہ امبرکیہ کا ہے جو دور با سار کھلی سر اسپ اپنے سامنے آئے دیکھ کر گرجہ نہ بولیے۔

۸۔ باب پنجم صفت سخاوت حسین مہاراجہ نے روجن دتیرنسی راہ کا ذکر جو دیوتاؤں کے مانگنے پر اپنا جان دیدیا اور دوسرا ذکر راجہ ہربریک کا ہے جس نے مہا بہارت میں اپنا سر کات دیا اور تیسرا ذکر مہاراجہ کرن کا جو اپنا جسم پٹا کر سوچ کو کھ کمال دی اور چوتھا ذکر شہنشاہ راجہ کا جو سوا کو تمام سلطنت دیکر وہ لڑکا ورانی فروخت ہو گئے اور پانچواں ذکر مہاراجہ رکھو کا ہے جو ہاتھ

رانیان اپنی ایک بہن کو دے والیں اور سبوجت جگ بین سب دان کر ڈالا اور چھپوان ذکر مہاراجہ
برگ کا ہے جو بیشمار گونہ کا شہب کیا اور ساتواں ذکر مہاراجہ جو دہشتہ کا ہے جو اٹھاسی ہزار بہنوں
روز کھانا کھلا کر خود کھاتے تھے۔

باب ششم صفت قناعت حسین مہاراجہ نم کا حال ہے کہ دیوتاؤں کے عہدہ کر دینے میں ہر اپنا مہاراجہ مانگا
اور دوسرا ذکر مہاراجہ دیواہی کا ہے کہ مہاراجہ تین راج کر نکو کتر تھے اور راج نہ کی۔

باب ہفتم صفت سلیم الطبعی حسین مہاراجہ امیر کھنڈ کا ذکر ہے کہ سوریس پکر پانی پر کھینچ نہ سٹایا۔

باب ہشتم و نهم صفت لکھنؤی نفس و پاسداری حسین مہاراجہ جنک کا احوال ہے کہ ایک تہ پھول
رہتا تھا اور دوسرا گم تیل میں اور سوری گرمی اثر نہیں کرتی تھی۔

باب دوم صفت ریاضت حسین مہاراجہ ہر شہنشاہ کا سال ہے کہ بدوٹن شہنشاہ سونا پوسہ
سوئی کر پانی نہ پیا اور صہنگی کے گرم میں رہے اور اپنی رانی سے اپنے لڑکے مرده کا کفن لیا اور اپنی
رانی کے مارنے تک اپنا ہمہ بخوڑا۔

باب یازدہم صفت فہم حسین مہاراجہ بھولاش کا ذکر ہے جو چھانوے مرتبہ اندر فی فقیروں کی صورت
بنا کر گھوڑا چارنا چا تھا اور راجہ نے اپنی فہم سے اذکر کو پچا کر گھوڑا چارنا چا دیا۔

باب دوادوم و سیزدہم صفت عفو و نصیر حسین مہاراجہ امیر کھنڈ کا حال ہے کہ دو بار سار
کی خطا معاف کر کے سوریس جی سے بچا لیا اور سال بڑیک کہ جی کے استعار میں کھانا پینا دیا۔

باب چودہم صفت علم حسین مہاراجہ سیم جو منو کا حال ہے جو منو اسیرت بنانے سے یاد کاری ہمیشہ سچوگی
اور دوسرا حال ادوہی کا ہے جو بیدیر ٹیکا گیا۔

باب پانزدہم صفت عقل حسین مہاراجہ رجن کا حال ہے جو دل کا گناہ مانکر منہ اوٹیا تھا۔

باب شانزدہم صفت حق شناسی حسین مہاراجہ پر بلا وجہ و تہنیتی کا حال ہے کہ باوجود تہزوات بشیار کے
پر مشیر کو سچ جانکر ثابت قدم رہے۔

باب ہفٹ و نهم صفت فرمانروائی حسین مہاراجہ پر بہرت کا احوال ہے جو ساتوں سمندر تک غیر واکر دیکھ
اور دوسرا ذکر مہاراجہ پر تموکا ہے جو زمین سے ہر قسم کی اشیاء و غلے جملہ مخلوقات حاصل کی اور سیرا ذکر

غلام مصطوف

نمبر شمار

سہارا بہ ہرن شب کاسے جو ایک مرتبہ ریزی سے اکیس تہ غلہ کاٹا گیا اور ندیان دو وہ دی شہر کو غلہ پار پہ سے بہی اور پہاڑوں نے ہیر اپنا جو اسرات پیدا کیے اور جنگلوں نے ماتی وغیرہ جانوروں کو دیکھے اور بادل نے ملتان کے لوگوں کو دیکھ کر دین بولنا چھوڑ دیا اور پوچھا ذکر راہ را دن کا ہے جو سانپوں کے من سے مکانات میں روشنی رکھتا تھا اور میٹھی چال سانپ نہیں چلتے تھے اور ہوا ٹھنڈی خوشبودار گواہ چلتی تھی ورماتھاب برابر پورا رہتا تھا اور آفتاب سخت دھوپ نہیں کرتا تھا اور اندر چول تھے تھے اور پانچواں ذکر مہاراجہ ولیپ کاسے جو چوری کی رسم مٹا دی تھی اور شیر گاسے کو برابر کر دیا تھا۔

۱۹

باب سجدہ صفت شجاعت حسین ہرن ناچھ کے کو نیکاحاں بارہا جی سے لکھا ہے اور دوسرا حال ہرن کاش کا جو لکھنؤ کے لوگوں سے لڑائی نہ کی اور تیسرا حال باناسر ویر مٹی راہ کاسے جو سر کریم شہر سے لڑا اور پوچھا حال حکیم تپا مہ کاسے جو پر سرام کو لڑائی سے بھاگ دیا۔

۲۰

باب نوادہ صفت اقبال حسین ہرن شب کا حال ہے جو اوس کے مورہ کو نیکے واسطے دیوتا سرکین بناتے تھے اور دوسرا ذکر راہ بے روپن کاسے جو ہمیشہ دیوتاؤں پر نظر پاب ہوتے تھے اور تیسرا ذکر راہ ابر کھیا کاسے جو سودین پکیر پر مشیر سے پاکے تھے اور بدوین کے اونکے دشمن ہار جاتا تھا اور پوچھا ذکر مہاراجہ رگھو کاسے جو کوشی جی مانگنے پر تمام ابو دیہا شرمیوں سے کو بریجی نے بر دی تھی۔

۲۱

باب تہم صفت طاقت ماری حسین را دن کے کیلاس و مہا نخل ہاڑونکے اور نیکاحاں ذکر سے اور دوسرا ذکر باناسر ویر مٹی راہ کاسے جو پہاڑوں کو ہاتھ سے اوکھا ڈالا اور تیسرا ذکر راہ سگر کاسا ہزار لڑکوں کاسے جو ماتھوں سے دین کو دکر سمندر بنا گئے اور پوچھا ذکر مہاراجہ بھرتھ چندری راہ کاسے جو لڑکپن میں شیر کو ہاتھ سے پکڑ لاتے تھے اور پانچواں ذکر حکیم سین کاسے جو ساٹھ ہزار ہاتھیوں کو آسمان میں چھیک دیا۔

۲۲

باب سبت و حکیم صفت یادداشت حسین مہاراجہ بھرتھ چندریہ پت کے خاندان دانی کا ذکر ہے جو تینم کا حال یاد رکھتے تھے۔

۲۳

باب سبت و دوم صفت مختاری حسین ہرن شب و تیر کا ذکر ہے جو بر مہاجی کی بنائی شہر کے ہاتھ سے ذمہ لیا اختیار رکھتا تھا اور ہر علی صورت اور ہر جگہ گذر کر لیتا تھا اور دوسرا ذکر راہ کاسے جو

جو اپنے ارادہ پر مرنیکا اختیار رکھتے تھے۔

۲۴ باب سبب و سوم صفت تمیز حسین مہاراجہ امیر کھنہ کا ذکر ہے جو ایک دن ساتھ کمر و گودین لیکر ایک قیمت کا لوازم سب کا اپنا لیا تھا۔

۲۵ باب سبب و چارم صفت خوبصورتی حسین مہاراجہ پور ورو کا ذکر ہے جو اور سبھی امیرانی و دیوانوں کو چھوڑ کر اسکا ساتھ کر لیا تھا۔

۲۶ باب سبب و پنجم صفت مستقل مزاجی حسین مہاراجہ کو بلیاش کا ذکر ہے جو وہ زندہ و انون کی لڑائی میں نہیں ہزار نو سو ستانوے لڑکے جل گئے تھے اور راجہ بدون مارے اس کے نہ بچے۔

۲۷ باب سبب و ششم صفت نرم ولی حسین مہاراجہ اتھہ بی کا ذکر ہے جو گودین میں واپسی خواہر بیلیوں کے کام نہیں لیتے تھے اور طوطا دینا وغیرہ کو چھوڑا دیا۔

۲۸ باب سبب و ہفتم صفت الوافتمی حسین مہاراجہ پر یہ بہت کا احوال ہے جو رتھ بنا کر اندر میرا پرت کاٹایا اور دوسرا ذکر مہاراجہ پر رتھ کا ہے جو تمام زمین برابر کر کے ڈنٹ کر علی آبادی ایجاد کیا اور ہر ایک کا پیشہ بجا اقرار کیا اور تیسرا ذکر مہاراجہ پر اپنی بریکہ کا ہے جو تمام زمین میں جگہ کر ڈالے اور پوچھا ذکر راون کا ہے جو چوبیس نرک پٹو ڈالے اور بان پر سوا سی کی اور پانچوان ذکر بیوس سوت منو کا ہے جو الکا پوری سے سر جو بی کو نکالیا اور چھپوان ذکر مہاراجہ ریوت کا ہے جو سمندر پٹو اکروار کا پوری کو بنایا اور ساونان ذکر مہاراجہ مروت کا ہے جس کے حکم میں اندر وغیرہ دیوتا آہوت لینے سے عاجز ہو گئے اور برہمنوں سے دھچکا اوشا کی نڈا اوشا اور آٹھوان کی مہاراجہ انسومان و دیپ و جا گرتھ کا ہے جو اپنے بڑے کان و تمام دنیا کوک کے واسطے سو رک لوگ سے گنگا جی کو لائے اور لونان کی مہاراجہ جھرتھ مندریشی کا ہے جو چار دانت والے ہاتھی سو رک سے لیکر اکیس ہزار برہمنوں کو منی ہرمن پٹو ڈال کر تیسرہ ہزار ایک تلو کیا نوے دیے۔

۲۹ باب سبب و ششم صفت عاجزی حسین مہاراجہ انسومان کا بال راستہ ہے جو کپور دیو پر ہاتھ اوب سے خوش ہو کر گھوڑا دیدیا۔

خلاصہ مضمون

نمبر شمار

۳۰ باب نسبت و نعم صفت مروت حسین مہاراجہ رگھو کا حال ہے جو برہمن کے ساتھ راج چھوڑ کر الکا پوری گئے۔

۳۱ باب نیک صفت دلجوئی حسین مہاراجہ ہرش چندر کا حال ہے کہ لبوتر کے ساتھ ب سوارسی حکیم جسکی کے ہاتھ فروخت ہوئیں اور مگھت میں کام کیا اور اپنے لڑکے کو مردہ دیکھا اور رانی کی گرفتاری و ذلت دیکھی مگر کبھی شکایت زمانہ کی ہمیشہ خوش و راضی رہا اور دوسرا ذکر مہاراجہ میر ورنج کا ہے کہ برہمن نے چھاتی تک جسم چروا کر لینے سے انکار کیا اور مہاراجہ نے دم نہ مارا۔

۳۲ باب سنی و کیم ہی و دوم صفت صحت حواس و تیزی اعضاء ظاہری حسین مہاراجہ جن کا ذکر پہلے جو سنا تو دیپ کی حالات کو گھر بیٹھے دیکھ سن لیا تھا اور کبھی کوئی شخص حزاب کا نہیں کر سکتا تھا اسوجہ سے کہ ارادہ کے ساتھ ہر عکبہ پہنچ جانی کی طاقت رکھتا تھا اور دوسرا ذکر مہاراجہ متن کا ہے جو اپنا ہاتھ بوڑھے آدمی پر رکھ کر جو ان کر دیتے تھے۔

۳۳ باب سی و سوم صفت حصول نعمات حسین مہاراجہ تنوک کا حال ہے جو دنس ہزار برتن کی چیزیں سورگ کا بھوک کر تے تھے۔

۳۴ باب سی و چارم صفت وزن واری حسین مہاراجہ انرن کا ذکر ہے جو راون کے ہاتھ سے سرکٹا دیا اور برہمن جا کر نہ مارا۔

۳۵ باب سی و پنجم صفت توکل حسین مہاراجہ امبر کھیہ کا حال ہے جو سب کام اپنا پریشہر پر چھوڑ کر اپ پریشہر کی عکبت میں رہتے تھے۔

۳۶ باب سی و ششم صفت اعتبار حسین مہاراجہ باڈ ناتا کا حال ہے کہ برہمن کی کہنے سے راون کو نہ مارا۔

۳۷ باب سی و ہفتم صفت ناموری حسین مہاراجہ پر قھو کا حال ہے کہ زمین نے اپنا نام مہاراجہ نام پر کر لیا اور دوسرا ذکر مہاراجہ بھرتھ کا ہے کہ اجنا بھ کشن نے اپنا نام بھرتھ کشن کیا اور ہمیشہ کے واسطے دونوں یادگار ہیں۔

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	
۳۸	باب ۳۸ ششم صفت عزت و اری جسمین مہاراجہ پورنجی کا حال ہے جو دیوتاؤں کے بادشاہ اندرا اپنے اوپر سوار کر کے امر اوتی میں لے گئے۔	
۳۹	باب ۳۹ ونم صفت خوش خلقی جسمین مہاراجہ امیر کھیہ کا حال ہے کہ ہر شخص انکے اخلاق سے انکو چھو کر سورگ میں جانا نہیں چاہتا تھا۔	
۴۰	باب ۴۰ چلم صفت مہمان نوازی جسمین مہاراجہ شیو کا حال ہے جو اندرا اور رگن دیوتا کے اہتمام لینے پر کہو تر کو عوض میں اپنا گوشت جسم کا کاٹ کر پائہ تراز و پر پڑایا اور آخر کا پلندہ پر خود بیٹھ گئے کہ سب جسم لے گئے اور دوسرا ذکر مہاراجہ میر ورجی کا ہے جو برہمن کے مانگنے پر لہے اپنا جسم بہاقتی تک چروا دیا۔	
۴۱	خاتمہ ہوسنگ کا ذکر کہ سن ۱۹۳۷ء کے ۱۷ دسمبر کو لالہ جی ساکن کورنی گھر	

श्री रामो जयति

दोहा

रामचन्द्र की जय जहां चालिस गुण सब काल पाप विहङ्गम
वधिक बर जासु नाम कलि काल १ चारि उपर चालि
स द्विगुण लाख्योनि संसार रच्यो विधाता मिलत नहिं तिन
को वारा पार २ तिन मह नर सुखिया भए विविध भानि
गुण पाव तिन मधियो नरपति भए सो नहि बरनि सिराव
३ एक एक गुण लै कस्यो कुरु नरपति इतिहास कमल
नाम रख नाथ जी भूतल करहिं प्रकास ४ लाल जीव सुं-
शी रच्यो यह नर देव विलास सुदित होवंगे साधु लखि स-
ल करि हैं उपहास ५

نگار چرن سریر فرمودہ پنڈت رام چرن جی صاحب

<p>پایہ پنجم بدھک برجا سو نام کل کال رچو بدھ ماتا ملت منہ تنکو واراپار تی مدہ پونرپت بنے سونین برن سر اسے مدت ہو نیگے سادہ لکھ کھل کر میں بچاں کمل نابھہ رنگت تہہ جی بھوتل کر خدہ پرکاش</p>	<p>رام چندر کے جے جان پالس گن سب کال سب چار اوپر پالس گن لاکھ ہون سنسار تن تہہ نہ گویا بھو بدھ سبانت گن پاسے ایک ایک گن لے کیونچہ نرپت اتھاس لال چوٹشی رچو پے نزدیکو بلاس</p>
---	---

۱۔ سریرام چندر کی جی کیسے ہیں ام جی کہ جنہیں پالکیں کن ہمیشہ قائم رہتے ہیں اور چلنا نام کل جب میں پائے
چوٹیوں کا مار ڈالنے والے ہیں اس سنسار میں رہنا جی نے چوراسی لاکھ ہون کو پیدا کیا جسکی تعداد معلوم
نہیں ہو سکتی بل اوہیں آدمی انسر ہوئے طرح طرح کے گن سب سے زیادہ پاکیزہ اور آدمیوں میں انسر
راجہ ہو گئے ہیں انکی تعداد شمار میں نہیں آسکتی ہے بل لیکن ایک ایک گن راجوں کا لیکر کچھ راجوں کا
حال لکھا ہے اسکو دیکھ کر آپتے لوگ خوش ہو گئے اور نالایتی بیٹا نڈہ کے گارے لال جی منشی سنہ

میراجیون کی بلاس پوشک نزدیو بلاس بنائی ہے سری رکھو ناقصہ جی جیکے ناجہ کل سے تام سنسار بنا ہے وہ اسکو مٹو منڈل میں مشہور کریں۔

تحریر مولف

بعد شکار چرن کل سری پریشیر اور برہم مورت پنڈت راج سری ۱۶ اومان پت جی صاحب تیواری کے انکے صفات کا ذکر جسکو سری بیب یاس جی نے پورالون میں مفصل لکھا ہے سر میراج پنڈت رام چرن جی صاحب ساگن گیش پور پرام گھاٹ سے ہیمتزار لال جی لکھتا ہے دیکھنے والوں سے امید واسپ کو بڑی سوسطاپر نظر نہ فرماوین میں ناچیز ایسے بزرگ بیان کے لایق نہیں ہوں کہ کبزل انداز تحریر کر سکوں مگر بعض اوقات سے بہرہ و جو مناسب شغل ہے اس باعث سے پالیسن باب لکھنے کا اتفاق ہوا۔

واضح ہو کہ سری پریشیر نے اپنی مرضی سے پہلے سری برہما جی کو پیدا کیا اور بعد اسکے ہر قسم کا سامان زمین آسمان وغیرہ موجود کر کے برہما جی سے حکم دیا کہ پیدا شدہ مخلوقات کروا و عنون منے پورسی لاکھ قسم کے جادو پیدا کیے۔

تفصیل پورسی لاکھ مندرجہ گرو پوران پریت کلپ

لعل لاکھ

پانی والے جانور کیرے زمین والے چڑیاں پر دار درخت جانور چار پاؤں والے آدمی
لعل لاکھ قسم لعل لاکھ قسم لعل لاکھ قسم لعل لاکھ قسم لعل لاکھ قسم لعل لاکھ قسم
اور ہر قسم میں بے اتنا ملکت کی افزائش کی سب جانداروں سے زیادہ انسان کو چالیس صفات لاجواب
عطا فرمائیں جسکی وجہ سے اشرف المخلوقات و کار پر واز عالم ہے۔

تفصیل صفات الانسانی مندرجہ سری برہما گوت اسکندہ اول

ست یعنی راستی	سوی یعنی پاکیزگی	ویا یعنی رحم	چھان یعنی حلم	تیاگ یعنی سخاوت
ستو کہ یعنی قناعت	ارو یعنی تسلیم الطبعی	نیم یعنی تزکیہ نفس	دم یعنی پسند و ناپسند	تپ یعنی ریاضت
سام یعنی منہم	ستکیا یعنی عفو	ادپ رت یعنی صبر	سورت یعنی علم	گیان یعنی عقل
پیراک یعنی حق شنائی	ایش یعنی فرمانروا	سورتا یعنی شجاعت	تپ یعنی اقبال	بل یعنی قوت جسمی
اسکرت یعنی یادداشت	سوتتر یعنی خوشنمائی	کوسل یعنی قیصر	کات یعنی خوبصورتی	دیپتیا یعنی مستقل مزاجی

۲۶ مارو یعنی نرم ولی ۲۷ پر الگ ہے یعنی الو العنزی ۲۸ دوسری یعنی عاجزی ۲۹ سبب یعنی مروت ۳۰ نسبت یعنی دلجوئی
 ۳۱ اسیج یعنی صحت غواس ۳۲ سبب یعنی حصول نعمات ۳۳ گھبراہٹ یعنی دلجوئی ۳۴ سبب یعنی توکل
 ۳۵ استک کہ یعنی اعتبار ۳۶ کبریت یعنی ماموری ۳۷ مان یعنی آبرو دہائی ۳۸ ان کہ یعنی خوشی ۳۹ سر نہی ممان نواز

باب اول صفت راستی میں

راستی پر جاننے کو کہتے ہیں یعنی جو کہے وہی کرے قول اور فعل میں فرق نہ پڑے چاہے جیسے تکلیف ملے
 ذکر مہاراجہ بلوچ تیرہویں راجہ کا۔

بعد مہاراجہ نے راجہ کے جس وقت مہاراجہ بلوچ تخت نشین ہوئے علاوہ اپنی سلطنت کے دونوں
 امراوتی کی راج لیکر اونکو نکال دیا اور خود امراوتی میں راج کرنے لگے اس میں مدت گذر گئی کہ دونوں
 گھانا کیوں نہ لگاتے کتب کشب ہی کے گھر میں سہری پریش نے بامیں روپ ہو کر اوتا رلیا اور نہ بداندیشی
 کنا راہ پر جہاں راجہ بلوچ کھرتے تھے اکیڑ کھڑے ہو گئے راجہ بلوچ نے زمین کا لڑکا جان کر سب
 خوشی سے کہا کہ مہاراج میرے پاس آپ جگ میں آئے ہو جو کچھ ماضی گھوڑے رتھ مکان زمین وغیرہ
 مانگنا ہے مانگئے میں اسکی تعمیل کروں بامیں جی نے کہا کہ ماضی گھوڑے رتھ مکان محکمہ درکار نہیں ہو
 کیوں فقیر کو بہت سامان جمع کرنا پڑا ہے تجھے میں اسکا مطلب ہو جائے اور فقیر مانگنا چاہتا ہے
 اور فقیر مطلب سے زیادہ مانگتا ہے اسکو پریش نے سزا ملتی ہے میں اکیلا ہوں مجھ کو تین قدم زمین اپنے
 قدموں سے ناپ کر چاہئے وہ آپ فیچے اور میں میرا مطلب ہو جائے گا راجہ بلوچ نے کہا کہ سر کو مار
 آپ کی بات بہت بوڑھے پند تون کی ایسی آواز دے مگر مجھ کو امنس ہے کہ آپ اپنے مطلب حاصل میں
 بالکل نادان ہو کہ مجھ سے صرف تین قدم زمین مالکی میں دیپ کا دیئے والا راجہ ہوں اور جو سائل میرے
 پاس آتا ہے اسکو چہرہ دوسری جگہ سوال کرنا نہیں پڑتا ہے اور میں کسی سائل سے نانہیں کرتا ہوں
 بامیں جی نے کہا کہ راجہ آپ سچ کہتے ہو جو کوئی سخی ہوتا ہے وہ اپنی جان دیدینے کو ہی تھوڑا جاتا ہے
 اور آپ کا خاندان تو سخاوت شجاعت وغیرہ جملہ صفات میں مشہور ہے آپ کے نزدیک کوئی کام
 مشکل نہیں مگر میں فقیر ہوں جانتا ہوں کہ جتنی چیزیں ہم میں دانت بال کان آنکھ وغیرہ میں ہر
 جسم کے ساتھ ضعیف ہو جاتی ہیں اور یہ حرص روز بروز جو ان ہوتی جاتی ہے چاہئے بقدر وقت
 ملے اور اب اگر آپ مجھ کو ایک یا دو دیپ دیتے تو بھی میری خواہش پوری ہوتی اس واسطے تو سخی ہوتا ہے

لیختے تین قدم نہیں ہیں قناعت کرنا اچھا ہے اور زیادہ کی خواہش کرنا نہیں اچھا یہ منکر راجہ بننے کی شکایت کے واسطے پانی منگوایا اسوقت سوکھ اچا بج گور بولی کہ راجہ بل تو ادا نہ ہے یہ برہمن نہیں ہیں بلکہ لوک کے مہاراج سری جگوان ہیں اندرون وغیرہ دیوتاؤں کے جینے سے تیرے پاس کسے ہیں اور جو بھتہ تین قدم زمین مانگتے ہیں اس میں ایک قدم سے سا تو دیپ ناپ لیوں گے اور دوسرے قدم سے سا تو سورگ و پورواں لے تا میں گے تیسرا قدم باقی رہ جاوے گا اور پھر تیرے پاس کیا بانی رہے گا کہ جس سے اپنا قول پورا کرے گا اسوجہ سے ایسے موقع پر سونک جی کی بات جو سید میں لکھی ہے اس پر عمل کر کے اٹھو جو ابید رہے۔

سونک جی کہتے ہیں کہ یہ جسم ایک درخت ہے اور درخت میں جڑ ہوتی ہے اور پھول پھل لگتے ہیں اس میں جو خوشہ یعنی مایا جڑ سے جس سے جسم بنا اور پس کا بولنا اس کے پھول پھل ہیں اور جس درخت کی جڑ سے اوکھڑ جاتی ہے وہ درخت تھوڑے دن میں خشک ہو کر گر جاتا ہے اسی طرح جو انسان جو خوشہ کو چھوڑ دیتا ہے اس کا بناہ نہیں ہوتا ہے اور اسوقت سوائے جو خوشہ کہہ دینے کے تیرے بناہ کی صورت نہیں ہے راجہ بننے کا کہ اگر جو خوشہ بولنا اس جسم کے واسطے بڑا عظم یعنی جڑ ہے تو ہمیشہ جو خوشہ بولنا چاہئے راستی سے کون کام ہے کہ جس سے نقصان جسم کا کیا جاوے یہ سنکر یہ سو کر جی ہوئے کہ ہر ایک جگہ پر جو خوشہ کا بولنا گناہ ہے حرمت آٹھ جگہ کہ اسے جو خوشہ کہنے کو سونک جی لکھتے ہیں۔

چورون کے پاس چھپسی کرنے میں پیادہ میں روڈ گا رہیں جان جانے کے موقع میں گامی کی حفاظت کیواسطے برہمن کے واسطے جان دارون کی حفاظت جان میں اور آج تیری جان جانیکا موقع ہے کسواسطے اس کی حفاظت نہیں کرتا ہے راجہ بل بولے کہ مہاراج سونک جی کا کہنا صحیح ہے مگر بہت جگہ پر یہ لکھا ہے کہ یہ زمین کتنی ہے کہ میں سب پیداؤں اور درختوں کے جو جسم کو سمہ سکتی ہوں لیکن جو خوشہ کہنے والے کے بوجھ کو نہیں اٹھا سکتی اس باعث سے جو خوشہ سے زیادہ گناہ کوئی نہیں اور ایسا بڑا گناہ کہ جس کسی کی حفاظت جان ہی ہو تو یہ یقیناً مرے گی کیونکہ آخر ہمیشہ کوئی زندہ نہ رہے گا اور بدنامی یعنی اجس والے آدمی کی زندگی مرنے سے بدتر ہے اور میں کہہ چکا کہ تیری قدم زمین دیو بن گا اور اس سے بد نہاں ہو سکے گا اس بات پر سو کر جی نے مر اپ دیا کہ تیری دولت ضائع ہو جائے اور تیرے پائال میں بکھڑے راجہ بننے کا کہ مہاراج آپ کا سر اپ لینا مجھ کو منظور ہے لیکن قول کا بد نہاں منظور نہیں ہے اور شکایت تین قدم نہیں دینے کا کر کے ہاں جی سے کہہ کہ آپ زمین ناپ لیجئے اور اسوقت جی کی بات

اپنا اٹھنڈ روپ جسکے ایک ایک بال میں بے شمار برہما ندر موجود ہیں غماں کیا اور پہلے قدم سوات دیپ
 ناپ لیے اور دوسرے قدم سے ساتون سورگ اوپر والے لوگ ناپے اور تیسرے قدم کے واسطے
 راجہ بل سے کہا کہ تیرے راج میں سات دیپ اور سات سو گرگ تھے وہ میرے دو قدم کی ناپ میں
 آگئے اب تیسرا قدم ہمارا پورا کر اور زمین جو تھہہ بولنے کا موافقہ دار بن راجہ بل نے کہا کہ تیسرے
 قدم سے آپ میرے سر کو ناپ لیجئے با من جی نے کہا کہ نیر اسر چھوٹا ہے اور میرا قدم بڑا ہے اس میں پورا
 نہ پڑے گا سمجھیں پورا ہو سکے وہ بناؤ راجہ بل بولے کہ اچھا میں ایک بات آپ سے پوچھتا ہوں
 کہ مہاجن بڑا ہوتا ہے یا دولت اوسکی، بڑی ہوتی ہے اسکا جواب دیجئے اسکو سنکر با من جی بہت
 خوش ہوئے اور کہا کہ راجہ بل مہاجن بڑا ہوتا ہے جسکی ذات سے سب دولت ہوتی ہے تو نے
 اپنی ذات سے ساتونویں و رساتو سورگ لیے اسوجہ سے و حقیقت تو سب سے بڑا ہے اور تیسرا
 قدم اپنا راجہ بل کے سر پر رکھ دیا اور کہا کہ تو نے اپنا کسنا پورا کیا اب پاتال میں جاگیر راج کر
 و ناکے دیت و الفوناگ تیرا حکم مانیں گے اور ہم تیرے سامنے ہمیشہ زنا گیر بن گئے جنگجو راج اور جنگ
 دونوں کام دیے گئے تب راجہ بل جھگوان کو مشکا کر کے پاتال میں گئے اور راج و سبک کر ڈوگو

باب دوم صفت پاکیزگی میں

پاکیزگی کے معنی میں اعضا عظام ہر جی مانتہ پانون وغیرہ کو ہر قسم کی آلاش سے جو منوعات میں ہیں
 بطہارت معینہ پاک و صاف رکھنا جس سے یہ جسم سدا پائور ہو جاتا ہے
 ذکر ہمارا راجہ دوج سورج بنی راجہ کا ہمارا راجہ دوج ابو دھیا کو فاطمہ ایسے پابند طہارت اور نفاوت
 مزین ہوئے کہ جھکا دو گھڑا ہوتا محال ہے ایک مرتبہ دانون نے دیوتا کو بہت حیران کیا اسکیطہر سے
 دانون مغلوب نہیں ہوتی تھے تب تجویز ہوئی کہ کون ایسی چیز ہے جو کسیکے کائنات سے نکلتے اور وہ سبکو
 کاٹ دے اسکو تلافی کر کے ہتھ بڑا بنا چاہئے تو دانون داسے چاہیں اسکے واسطے دیوتاؤں نے
 تمام مخلوقات کے اشیاء کو انداز کر کے یہ صفت موصوف صاحب دوج کو ٹھہرایا کہ انھوں نے تمام
 ایسی طہارت دے دے دھرمون میں سخاوت کی ہے کہ جس سے تمام جسم بالکل کو دیر یعنی ہمیشہ پاک
 ہو گیا ہے اور ہمیشہ کائنات سب کو کاٹ سکے گا اور کسی سے کاٹنے نہ سکے گا اور ہمارا راجہ بنی

ان سے بڑیاں جسم کی مانگ کر پتیارفت یا جاوے اور راجہ کے پاس برہمن بن کر ہی سوال کیا
 راجہ نے لنگد بہت اچھا لیجئے اور نیکیا رکھ کر تیرتھ پر اپنی بڑیاں دیکر سوگ کو حل دیجے کہ جس سے
 دیوتاؤں نے والون کو مار ڈالا۔

باب سوم صفت رحم میں

رحم کے معنی ہیں درد مند کو دیکھ کر درد مند ہو جاسی اور اپنی راحت کو اس کے سچے خواہش کر کو اور کلام و شادی
 ذکر مہاراجہ رگھو سوبج ہنسی راجہ کا ایک مرتبہ مہاراجہ رگھو کو ایک گندہرپ نے ایک
 محل دیا جسکے کھانے سے آدمی پچیس برس کا جوان بنا رہتا ہے اور بدن سے خوشبو
 آتی ہے اسکو مہاراجہ نے اس برہمن کو دیدیا جس نے ساٹھ ہزار رانیاں لنگ لیں تھیں اور جب
 اس برہمن نے وہ محل اور کو دیدیا اور دوسرے محل کے واسطے مہاراجہ سے درخواست کی اس
 واسطے مہاراجہ راجہ چھوڑ کر الکا پورسی گئے اور الکا پورسی کے جنگل میں گندہرپ کے ساتھیوں کی
 سیر کرتے تھے اوس میں ایک جگہ ایک بڑا کنواں دیکھ پڑا کہ ایک آدمی نیچے کا سر کیئے لٹکایا ہے اور
 ہزار ساں پھن اوٹھا ہے اسکو کاٹنے دوڑتے ہیں مہاراجہ نے پوچھا کنواں اور آدمی کیا
 گندہرپ نے کہا کہ یہ اندر تا مسر نرک ہے اس میں وہ برہمن آکر گر لگا جس نے تھاری ساٹھ ہزار
 رانیاں مانگ لیں ہیں یہ سنکر مہاراجہ رگھو کو بڑا رحم آیا کہ ان ساپنوں کے کاٹنے کی
 تکلیف کس سے گوارا ہو سکی گی اور وہ برہمن میرے راج کا باشندہ ہے بہتر ہے کہ میں
 اس کے عوض اس نرک میں گروں جس سے اسکا بچا ہو جائے اور بلا تامل اس کو بچا دو
 گو کہ سوگ باشی ہوے۔

ذکر مہاراجہ کس رگھو ہنسی راجہ کا۔ مہاراجہ کس سب سے پہل پہاڑ کے پاس کسا وتی نکڑ میں
 راج کرتے تھے ایک مرتبہ آدمی رات کے وقت خواب گاہ میں مہاراجہ کس کے سامنے ایک
 عورت رنجیدہ صورت آکر کھڑی ہوئی اور واقعہ بڑا کہ جسے کار کیا مہاراجہ نے پوچھا
 کہ میرے اس مکان میں ہر طرف پرہ ہے اور دروازے سب بند ہیں تیرا کیا کھڑ ہے
 اور رنجیدہ کیوں ہے میرے ران میں رنجیدہ کوئی نہیں ہے اور میرے مکان میں سوخت آگ ہے
 کوئی مطلب ہے سچ بیچ بتا دے اور یہ سچ کہ ہم رگھو ہنسی راجہ میں مہاراجہ سے خاندان میں

وودان میں دیے جانے میں ایک غیر عورت کی چھانی پر ہاتھ دوسری لڑائی میں پیٹھا اور جو کچھ کھانا
 مانگ یہ سنکر عورت بولی مہاراجہ میں آدمی نہیں ہوں اوس پوری کی دیوتا ہوں جسکو ہتھ پر
 بزرگوں نے آباد کیا تھا اب جب سے مرچا دیا پر سو تم اتنا رسری رگھوناتھ جی نے سب اودہ باسیلو
 سورگ میں بھی دیا اور جگہ نالی ہو گئی تو میری تیرہ خرابی ہے کہ جس جگہ بادشاہت کا سامان ہوتا
 وہاں جس و خاشاک پڑتا اور جہاں راجہ لوگوں کی بیٹھنے اور سونے کی عمارتیں بنی تھیں وہاں گل
 ہو گیا اور شیر میٹھے عزتے ہیں اور آپ ایسے مہاراجہ جنہوں نے رنج کا نام دینا سے متا دیا ہے
 اوسی خاندان کے موجود ہو پھر میری راورسی کب ہو گی یہ بات سنتی ہی مہاراجہ کس کا پیہم
 بھرایا کیا اچھا رخصت ہو کھے ہی یہاں سے کوچ کروں گا اور صبح کی وقت اٹھ کر کساوتی کو لے
 برہمنوں کو شکسکپ کر دی اور اجو دہیا میں آکر اجو دہیا پوری کو سونو آیا اور تخت گاہ کیا
 ذکر مہاراجہ رنت دیونیدر منی راجہ کا — مہاراجہ رنت دیو اپنی سلطنت کا خزانہ سب کو دیدیا
 کرتے تھے ایک مرتبہ قسط سالی ہوئی اوس میں بیان تک فوہت ہوئی کہ کچھ باقی نہ رہنے سے ہو گھوں
 مرنے لگے اور اڑتالیس دن کے بعد دینچا سوین دن خورسی کھیر مع جلو اجم ہوئی تھی اوسکو مہاراجہ
 جیسے کھانا چاہا اوس وقت لگے رحم کے امتحان کے واسطے ایک بھونکے برہمن نے آکر سوال کیا
 مہاراجہ نے اوس میں سے حصہ برہمن کو دیدیا اوسکے بعد ایک سورا آدمی نے سوال کیا مہاراجہ نے اوسکو
 ہی دیا اوسکے بعد ایک آدمی دھن کتنو لیکر آیا اور کہا کہ میں بھونکھا ہوں اور میرے کو بیونکے
 میں مہاراجہ نے سب کھانا اوسکو دیدیا اور بعد اوسکے پانی پینا چاہا تاکہ ایک خاک رو بہ نے آواز دی
 کہ میں پیہا ساراجاتا ہوں مہاراجہ نے پانی ہی دیا اوسکو دیدیا اور ہاتھ جوڑ کر ہمیشہ سے بردا
 ہاتھ لگے دیو بھون میں چراچر کو جو گلپس تھے تکلیف ہے وہ بھونکے اوس وقت برہمن میں جو
 اور مہاراجہ نے رحم کی بہت تعریف کر کے کہا کہ یہ امتحان تمہارے دھرم کا تھا تم بڑے دھرم اتا
 راجہ بھوب مہارے لوک میں چل کر آرام کرو مہاراجہ اوس وقت سورگ کو چل دیے۔
 ذکر مہاراجہ دلپ سوب منی راجہ کا — مہاراجہ دلپ نے اپنے عہد سلطنت میں کہ گودین سے
 غریب ہن اور شیر لگو مارا کرتا ہے ایسا منونا چاہئے اور گود کا مارا جانا منہ کہ دیا اکیوت مہاراجہ
 سبشت جی کے مکان میں تھے اوس وقت سبشت جی کے کام چین نے انداز کیا کہ اس راجہ کے

جی میں تپا رحم گوون پر ہے یا اسبطح کا حکم ہے اور ایک دن جنگل میں اپنے سانے ایک شیر اونٹنے پیدا کیا اور شیر نے سب عاوت گوو کو دبا یا اسوقت مہاراجہ شیر کے مارنے کے واسطے اپنا تیر ترکش سے لٹکان چاما اونٹین سے تیر نہ نکلا اور نہ مہاراجہ کا ماتھ ترکش سے چھو ماتب شیر نے کہا کہ مہاراجہ تین و شیر نہیں ہوں جو تیرے بھلانے سے بھاگ سکوں میں مادیو کا گن ہوں مجھ کو حکم ہے کہ جو جانور اس جگہ پر آوے اسکو مارا کہ اب یہ گوو آئی ہے میں اسکو ضرور ماروں گا یہ سنکر مہاراجہ نے کہا کہ اچھا اگر تجھ کو حکم ہے تو گوو کو چھوڑ کہ مجھ کو کھا سے لے اور شیر کے پاس بھیجے گئے اسوقت شیر قبا ہو گیا اور ماتھ مہاراجہ کا ترکش سے چھوٹا اور گوو خوش ہو کر پوڑ کیا ان شیر کوئی نہیں پوڑ میں نے تیر سے رحم کے امتحان کے واسطے یہ سب کیا تھا۔

باب چہارم صفت حکم من

حکم کو سب سے اپنا سے کم زور اپنے اوپر زور کرے اور باوجود دستگاہ لایق اپنے دشمنوں سے مغلوب غضب ہو کر اوس پر ماتھ نہ چلاوے اور ہر ایک کام کو میں جانب پر پیش کرے۔
 ذکر مہاراجہ ہر تہہ برت راجہ کو خاندان والے کا مہاراجہ ہر تھہر کے نام سے یہ کھنڈ مشہور ہے انہوں نے متیسرا جنم اپنا اگر ابرہمن کے گھر میں لیا اور پریم ہنسی دہرم جو پہلے جنم سے اختیار کیا تھا اوسکی حق پر پریم سے بے تعلقی رہا کرتے تھے اس بات سے لکھے بھائیوں نے بیوقوف جان کر جزا ب چیزیں کھانے میں انکو دینا شروع کیں اور کھیتوں کی حفاظت کا حکم دیا اور آپ تمام گھر اچھی طرح کھانا پینا کپڑا وغیرہ کے بندوبست اور آرام میں رہتے تھے مگر انکو کبھی اسکا بیچ نہ خوا نہایت خوشی سے گزرا وقت کرتے تھے۔ ایک دن اسوقت کے پوروں کے راجہ نے اپنے دوست دیو دیپ کے سامنے بل دینے کو ایک آدمی تلاش کر آیا کوئی شخص اسی نہوا تب حکم پا کہ وہ آدمی لاؤ جسکا کوئی وارث نہ ہو الا انوسپاسیوں نے جنگل میں انکو پکڑ کر راجہ کے سامنے موجود کیا اور سب دستور اشنان پوچھ کر اگے دیو دیپ کے سامنے کھڑے کیو گئے اور تلوار گلا کاٹنے کو نکالی گئی اور نرپا دیو تیرے تو سرشت کی ناس نہ جاتی مگر اپنے ظلم سے کچھ نہ بولے تب دیو دیپ نے خود موجود ہو کر اون سب کو مارا اور انکو چوڑا دیا اس پر بھی خوشی ہوئے اور اٹھ کر پھر جنگل میں چلے گئے۔ اور ایک مرتبہ لاہور کا راجہ رہو گنڈاپالی میں

سوار کیل دیوہی کے پاس گیاں پوچھنے جاتا تھا راہ میں اوسکی پالکی کا ایک کمار بیمار ہو گیا
 کمار کو ایک کمار اور پکڑا جاوے اوس وقت سپاہی دوڑے اور حکمت کے کناہ پر انکو موٹا تاڑ
 دیکھ کر پکڑ لیا اور کدوؤں کے ساتھ پالکی میں روانہ کیا اخصون نے چھ نہ کہا کہ میں بیٹن یا ایسا
 ہوں پالکی اوٹھا کر سپر چلے مگر دہرم شاستر میں جیسا لکھا ہے کہ چار ہاتھ آگے زمین دیکھ کر
 قدم رکھنا چاہئے جنہیں کوئی جاندار نہ دب جاوے اس طرح سے قدم اوٹھا کر رکھتے تھے اور ہر قدم
 پالکی اوجھلاتی تھی راجہ کو بہت غصہ ہوا کماروں سے کہا کہ تم پالکی اوجھالتے ہو ہم تمکو خوب سزا دیو گے
 اوصخون نے کہا کہ مہاراجہ ہمارے خطا سمیٹ کچھ نہیں ہے یہ نیا کمار جو پکڑ آیا ہے بڑا نالایق ہے
 ہمارے ساتھ قدم نہیں ملاتا ہے یہ سنکر راجہ نے بھر تھ جی تے کہا کہ شاید قوی پڑسی دور سے آیا ہے
 اور تھکا ہوا ہے اور اکیلا پالکی کو اوٹھا کر رہا اور سب سے دہلا اور بوڑھا ہے اور کھانا بھی نہیں
 پاتا ہے جسکی وجہ سے پالکی سیدھی نیچ چلتا ہے ساتھ میں کوڑا ہے اسکو دیکھ کر میں اس سے
 سب شرارت تیرنی دور کر دوں گا تب راہ راہ چلے گا بھر تھ جی نے کہا کہ ہم بالکل بے وقوف ہیں اس
 کوڑے سے ہم کو راہ پر پھلانا نہیں ہے جیسے کتے کی دم کا سیدنا کرنا اور اندھے کو شیشہ دکھانا
 اور بہرے کے کانیں بتر تانا اور مردہ کے بدن میں ادھین کرنا اور پچاس پر کھل لگانا مانع ہے
 اوس طرح ہر کوسمہا نا فضول اور بے مطلب ہے اور آپ سن کر کہا کہ تو دہلا اور بوڑھا اور افسوس
 تھا اور بہت دور کا چلا ہے یہ کہنا تھا راجہ کا غصہ ہے اس وجہ میں جو آتا ہے وہیدانیں ہوتا اور
 نہ کبھی مڑتا ہے اور موٹا نا نہ نہیں ہوتا اور کہ فی بیماری اور عیب و سکون میں پکڑتا ہے سنکر
 راجہ پالکی سے اتر آیا اور بھر تھ جی کے چہرے ٹھکوں میں گر کر کہا کہ مہاراجہ مجھ سے بڑی خطا ہو
 میں پرانا دان اور نالایق ہوں مجھکو کچھ سہتا نہیں ہے اور آپ مہاسدہ پریش یا کیل دیوہی
 ہنگوان ہو کہ مجھکو گیان دینے کے واسطے اسجگہ درشن دیکر تاتھ کیا اب صطرح مجھکو گیان
 سچ نہ ہو کہ کا ہو وہ بتا لے اور آپ نے فرمایا کہ مجھکو مانگی نہیں ہے اس میں مجھکو یہ شک ہے کہ جو
 کوئی کام کرتا ہے وہ تھک جاتا ہے جیسے میں راجہ ہوں لڑائی کرتے کرتے تھک جاتا ہوں و
 اگر کہا جاوے کہ جنم کے اندر جو آتا ہے اوسکو تھکا دے وغیرہ سے واسطہ نہیں ہے ایسا نہیں ہو سکتا پھر سب سے
 کو آتا ہے جس کے اندر جب ہم کو نکلیں ملے تو آتا کو ہی نکلیں پوچھتی ہوگی جیسے چلے ہیں

رکھنے سے چولہہ گرم ہوتا ہے اور چولہے کے گرم ہونے سے برتن چولہی کو اوپر کا گرم ہوتا ہے اور برتن کو گرم ہونے سے پانی برتن کا گرم ہوتا ہے اور پانی کی گرمی سے وال پاول برتن واسے پختہ ہو جاتا ہے اس طرح اس جسم میں ہن بودہ چت انیکار اور دوشو اندریان جیسے پنج میں ہووین تباہ تاکو ضرور پنج ہو جیتا ہو گا یہ سنکر ہر تہہ جی بولے کہ راہر یہ دشائیں یعنی نظیر ذہنیہ اور آتما کی نہیں ہے دینا کے میو مار کی بات کیون آتا ہے اور ذیخہ جو ٹھہ ہے اور جو ٹھہ کو پیچ سے لگا دینیں ہوتا ہے جیسے کھل پانی میں رہتا ہے اور پانی اوسکو نہیں چھو سکتا ہے اور اسکا جو ٹھہ ہونا دیکھ کہ تو سندھ دلیں کارا کہ کلاما گاہ اور پالکی میں بیٹھا ہے اس میں نہ تو پیچ ہے اور نہ پالکی پیچ ہے اگر کہے کہ پالکی پیچ ہے تو اسکا بانس بنیت پٹی وغیرہ میں سے یہ بنی ہے اوسکو سم علی راہ کرتے ہیں اوسوقت اسکا نام نہیں ہے گاہ او اگر تو کہے کہ میں پیچ ہوں تو ہم ترے ماتھ پانون سب عضو جسم کے جدا جدا کرینگے اوسوقت رہو گٹر نام نہیں ہو سکتا ہے جیسے ایک مکان اینٹ پتھر سے بنا ہے اور ایک ایک اینٹ اوسکی نکال کر علیحدہ کیجاوے تو نام اوسکا نہیں رہتا ہے اور اس میں سے ایک ایک ذرہ علیحدہ کیا جاوے تو اسکا نام نہیں رہے گا اس طرح دینا اور سب چیز دنیا کی جو ٹھہ ہے اور آتما سچا ہے کہ کوئی انگ کو سب سے نہیں بنا کہ اونکے علیحدہ ہونے سے غائب ہو جاوے یا جسم کی تکلیف ہو اوسکو اتھ چھوچے اوسکو سنکر ہر تہہ کیل دیوی کے پاس نہیں گیا راہ سے لوٹ آیا۔

ذکر مہاراجہ امبرکھ سوبج مہسینی راجہ کا۔ ایک مرتبہ مہاراجہ امبرکھ فریدون میں مسمی ایکادشی کا برت کرنے کوادشی کو پارس کرنا چاہتا تھا اوسوقت دنل سزار بد پارتھی لیکر دور با سارکھ آئے اور مہاراجہ سے کہا کہ پہنچ کل برت ایکادشی کا کیا تھا آج جلدی سمکو پر شاد ملے مہاراجہ نے کہا کہ بہت اچھا پر شاد دیا رہے ابھی پائے رکھ جی نے کہا کہ جہا میں اشنان کر کے آتا ہوں اور جہا پر اشنان کرنے گئے اور ایسی دیر کی کہ دوا دسی جو برت کے پارس کرنے کی ساعت ہے گزری جاتی تھی اور وہ مہاراجہ نے بہمنوں سے پوچھا کہ دوا دسی میں پارس کرنے سے جمکو برت کتنا پھل ہو نیکانہ لگتا ہے اور بہمنوں کو بدون جو جس کرائے پارس کرنے میں نکلیں چھوڑنے کا گناہ ہوتا ہے اس میں اوسوقت جمکو کیا کرنا چاہیے بہمنوں نے کہا کہ آپ تھوڑا پانی پی لیں پانی کا پینا کھانا ہے اور کھانا بھی نہیں چھی مہاراجہ نے دیکھا کیا اچھی میں دور با سارکھ آئے اور مہاراجہ کو دیکھ کر کہا کہ تو نے سمکو جو جن کرانے کو کہہ کر بدون جن

کر اے خود دکھا سے یہاں اسکی سزا کے واسطے تھکا رہی ہو دعا دیتا ہوں اور اپنی بددعا سے
ایک صورت نہایت خراب پیدا کی کہ جسکی آنکھوں سے آگ نکلتی تھی وہ تلوار ماتھے میں لٹے ہمارا رخسار
دور جسی اور سودر سن کے چہرے مری پریشیہ کے ماتھے میں چہرے میں ہمارا رخسار کے پاس تھے مگر ہمارا چہرہ فرط
حلم سے کچھ خیال نہ کیا کہ کبھی نہ نامق نہ اپ ویلایا یہ سر اپ جو سناٹے آتی نہ کیا کہ کبھی جیسے کہ چہرہ
کمر سے رہے جب سودر سن نہ تھے دیکھا کہ ہمارا چہرہ بولے تھیں چہرہ پر آفت قرینہ یا چاہتی ہے تب خود
دور سے اور اسکو جلا کر دور با سار کھ کو بھگایا وہ ڈاکٹرفٹ بارہویں بن گیا ہے۔

باب پنجم صفت سخاوت میں

سخاوت کے معنی میں اپنی دولت جو شقت ذاتی و فعلی ہلال سے حاصل کی ہے اسکو دینا اور نہ
دوسرے کو دینے سے۔ مگر ہمارا چہرہ نے روپن دینے میں راجہ کا۔ مگر راجہ ساہو روپن جیسے سخت
اقتیں سلطنت ہوئے انکے ماتھے سے سب دیوتا عاجز ہو کر سر مری پریشیہ سے دعا خواہ ہوئے پریشیہ
کہا کہ اس راجہ سے لوگوں کو تم لوگ کیطرت سر برہنہ کے صرف ایک صورت اسنے مارنے کی ہے
کہ یہ راجہ جیسا ہمارے اوس سے زیادہ نفی ہے کہ سی سایل کو اپنے دروازہ سے غلامیہ ہو گیا
سو تم لوگ مہین بن کر اوس کے دروازہ پر دو پہر کے وقت سوال کر وافر جب وہ پوچھے کہ کیا
مانگتے ہو تب کہو کہ ہم تمہاری زندگی کو مانگتے ہیں وہ دیکھنے وہ اوسیوقت اپنا جان دیوے کا سر
دیوتاؤں نے برہمن کی صورت بنائی اور دو پہر کے وقت راجہ نے روپن کے دروازہ پر جا کر
راجہ کو ہی سوال کیا تو سنے بہت خوش ہو کر کہا کہ واہ کیا اچھا بدوان تم سنہ آج مجھ سے مانگا دیکھو
اس دنیا میں انسان کا جسم پاکیزہ کوئی کسی کے کام میں نہیں آتا ہے اوسکا زندہ رہنا بیگانہ ہے
چاہے کام نکالنے میں جان باقی رہے مگر غدر نہ کرنا چاہئے اسواسطے کہ یہ جسم ہمہ تمام شے تقاضہ
ایک دن خود بخود چھوٹ جاوے اور جس نے جسم کو یا اسکی متعلقہ اشیاء کو ارادہ کر کے دوسرے کے کام میں
دے دیا اسکو آخر میں ہے اور اوسیوقت اپنا جان چھوڑ دیا۔

مگر راجہ نے یہ دیکھا کہ ہمارا چہرہ نے روپن راجہ نے دیکھنے اور تین تیر ہاتھ میں تھے سر کرشن
خیر نہ لے پوچھا کہ تم کس طرف شریک ہو گے اور تین تیر کیوں رکھتے ہو راجہ نے کہا کہ جس طرف
سبھی اوس طرف ہیں شریک ہو گیا اور تین تیر اسواسطے رکھتا ہوں کہ ایک تیر جب پوڑا لگا تب سب

آدمیوں کی موت کی جگہ پر جسم میں اپنا نشان بنا کر لوٹ آویگا اور دوسرے تیر کو جب چپڑوں کا
 ہوا دینے نشان پر لگ کر سب کو مار دالے گا اور تیسرا تیر میرے پاس دے کے لوہے پر جو
 پہلے لکھا ہو گا میری کمرش چپڑے لکھا کہ مکتو اسکی صداقت کس طرح ہو کہ یہ تیر کو دیر مادی کی
 موت کی جگہ پہلے اور نشان بنا کر لوٹ آویگا کہ اچھی دیکھئے اور تیر میں شکوف لگا کر چپڑا
 اور سب کے جسم میں لگ کر موت کی جگہ پر نشان کیا اور یہ کمرش چپڑے کے پانوں کے تاقوں میں
 نشان کر کے موت آیا تب کمرش چپڑے سے چپڑا کہ اس مابجا تھ میں چپڑوں میں وہ دیکھو وہی
 شکست ہوگی اور یہی ہے جو ہر شہر وغیرہ پڑوان کی اور یہ راہ جو سبقت اور لگا شریک ہو چکا
 پھر مارا کرنا ناممکن ہے اور جو طلب سوچا ہے رہ جاوے گا اس واسطے پوچھا کہ تھاری بہادری
 ہم پر شاہ ہو گئی تم پہ جہاد اور اپنی وقت کے لیے مثل ہو مگر بہادری تمہاری الہی صفات
 کے ساتھ ہوتی لیکن تمہارے جسم میں جنات بھی ہوتی تو نہایت بزدلی تھی اور سب لکھا کہ سب
 اسکو انصاف رکھتا ہوں کہ اسکی تصدیق کس طرح ہو اور سب لکھا کہ شکل سے مشکل کام مانگے
 دیکھ لیجئے کمرش چپڑے لکھا کہ اپنا سر کاٹ دیجئے کہ اب اچھا لیجئے مگر میں اس لڑائی کے دیکھو
 واسطے آیا تھا اور سب کے ساتھ آ رہا تھا باقی رہ جانا اچھا نہیں ہے اسکی کوئی تدبیر نہ کیجئے کمرش
 سے کہ لکھا کہ اپنا ہم لڑائی اسکی تم کو دیکھا دیکھو کہ اسے اور سبقت اپنا سر کاٹ دیا کمرش
 ایک بلند جگہ پر اسکو تیروں پر رکھ دیا وہ لڑائی دیکھتا تھا اور جب مارتا ارجن اور حکیم چاہے غرض
 بیان مانتے تھے اور سبقت جوش بہادری سے خوش ہو کر وقفہ مانتا تھا اور تیروں کے اوپر سے بہت
 مار کر اوپر اڑتا تھا اور بیٹھ جاتا تھا۔

خبر مہاراجہ کرن چندر منشی راہ کلا مہاراجہ کرن چندر منشی راہ کی سخاوت میں صفت کے ساتھ
 علی اولیہ کہ جو سبیل راہ کے پاس آتا تھا اسکو اوٹھ کر منہ پر جھڑک دیا کہ اسکا ہاتھ راہ کو
 دینا حصہ زیادہ دینے سے تیسرے بعد دینے کے سبیل سے عذر نہ کہہ دینے کا کہلے تو دوسری دور
 پہنچانے جاتے تھے اور مہاراجہ میں دروہ چاہنے انداز کیا کہ راہ کرن کے انتہ کہ نہ بیٹھے دیکھو
 سونا کو بیچ ہے وہ جب تک کہ نہ ہو جاوے گی انکو کوئی مانتھیں نہ کہتا ہے اور مہاراجہ میں نے
 چندرا اور کمرش چپڑے کو چپڑے کر سب بہادریوں کو کھیت میں آجانا چاہئے اسواسطے راہ

کرن کے پاس گئے اور سوچ کر کچھ مانگی راہ نے اوس وقت اپنا نیم بھاڑ کر نکال دیا نہ کی —
 ذکر مہاراجہ شری سوبھجی راجہ کلمہ مہاراجہ ہرش چندر ایک مرتبہ شکار میں شہر سے باہر ہو گئے اوس وقت بسواستھ
 انکی سماعت کی امتحان کے واسطے جنگل میں تین صورتیں بنائیں۔ اہر میں ۱ لڑکا ۲ لڑکی اور مہاراجہ
 سے کہا کہ آپ اپنے راج میں سب لڑکیوں کا بیاہ کر دیا کرتے ہو اب میری لڑکی بیاہ کے لائق ہے
 اور لڑکا بھی مل گیا ہے اسکا بیاہ کر دیجئے مہاراجہ نے کہا کہ جنگل میں میرے پاس کیا ہے جس سے
 بیاہ کیا جاوے اب جو وہاں چلو وہاں ہو جاوے گا میں جی سے کہہ کہ جو کچھ دینا چاہئے اوسکا سنگھاپ
 کر کے اسلجک بیاہ کر دیجئے یا کام یا اور کار خیر آئندہ وقت پر اوشا رکھنا چاہئے مہاراجہ نے کہا کہ
 بہت اچھا کیجئے اور بیاہ کر کے لڑکی سے کہا کہ مجھ سے کچھ مانگ اوسنے کہا کہ تو میرے مانگنے پر دیوگا
 یا نہ دیوے گا مہاراجہ نے کہا کہ ضرور دیوگا میرے خاندان میں بادل کا سوال رو اور اپنا قول پہنچو
 نہیں ہوتا ہے اوسنے کہا کہ جو کچھ دولت تیری بادشاہت میں ہے سب مجھ کو دیوے مہاراجہ نے
 خوش ہو کر سنگھاپ کے دیا اوسکے بعد میں جی بولے مہاراجہ مجھ کو بھی کچھ دیجئے مہاراجہ نے کہا کہ مانگئے
 اومنون نے سوا اومن سونا مانگا مہاراجہ نے کہا کہ سوا اومن سونے پر مجھ کو فروخت کر لیا اور شہر میں ایک
 سب بادشاہت لڑکی کو دیدی اور برہمن کے ساتھ رانی و لڑکا روانہ ہو کر کاشی جی میں جوا میں سونے پر فروخت ہو گئے
 ذکر مہاراجہ رگھو سوبھجی راجہ کا — مہاراجہ رگھو ایک مرتبہ سری
 لنگا جی آستانہ کرتے تھے ایک برہمن نے مہاراجہ کی ساتھ ہزار انیوں کو دیکھ کر ارادہ کیا کہ ایک رانی
 اس میں سے مجھ کو مل جاتی تو اچھا تھا مہاراجہ نے کہا کہ کیا مانگتا ہے کہ ایک رانی چاہتا ہوں کہ ان
 سب میں دیکھ کر لے لے جب برہمن جب کو دیکھ آیا اور ایک دوسری سے فرق کمی مٹی نہ کر سکا کچھ نہ بولا
 مہاراجہ نے کہا کہ ہوتا کیوں نہیں ہے کہ آپ کی سب رانیاں میں سے کوئی ایک سے ایک زیادہ ہے اور
 میں ایک رانی لینا چاہتا تھا اب میری عقل حیران ہے کہ کس کو لینا کہوں اور کس کو نہ کہوں مہاراجہ نے
 کہا کہ سب لے لے گا کہانا اوس وقت ساٹھ ہزار رانیاں کل سنگھاپ کر کے اوسکو دیدیا اور واپس آگیا
 بے مانگے اوسکے اوسنے مزے کے واسطے دیے — اور جب ساٹھ دیپ کا راج کر کے بسوحت
 جگ کی اس میں تمام موت اپنی آٹھ پچھونکھ لائی کہ سوا سے مٹی کے بتون کے رنج عرویات تک کا سامان مٹی ہو گیا
 — ذکر مہاراجہ نرک سوبھجی راجہ کا — مہاراجہ نے اپنے عہد سلطنت میں

گوون کے تشکیک کرینیکا معمول کیا اور اس کثرت سے گووین معد لوازم اوسکے دان کی ہمیں حساب
حساب ناممکن ہے چائے آسمان کے ستارہ اور زمین کے ذرہ حساب میں آجاوین مگر سارا خرچہ
گوون کا حساب نو سکے لگا تمام عمر میں جو دولت سلطنت کی حاصل ہوئی وہ سب اسی کام میں خرچ
اور اپنے نفس ضروریات میں کچھ نہ لگایا۔

ذکر مہاراجہ جو دیشمر چندر منشی راجہ کا مہاراجہ بودیشمر نے اپنے عہد سلطنت میں دستور کیا کہ نو روڑاٹھا سنا
ہیں نہیں پریشا دیا لیون تب کمانا کیا وین اور اپنی سیات تک یہی کیا۔

باب ششم صفت قناعت میں

قناعت کے معنی ہیں تھوڑی چیز کو بہت جتنا اور جو کچھ بیواسطہ و غرض مل جاوے اوسکو خوش ہو کر بھگت
جانے اور زیادہ کی حرص کی نہ کرے۔

ذکر مہاراجہ غم میں بھی راجہ کا مہاراجہ غم کو ایک تہہ جگ کیواسطے لبثشت جی مہاراجہ سے کہا اور اوسوقت لبثشت
اور نے بولا اور اندر لوک میں اندر نے اپنی جگ کہا لبثشت جی مہاراجہ کہ اندر لوک لبثشت جی مہاراجہ جگ
کر کے آوین گے اور دنیا میں زندگی کا اعتبار کچھ نہیں ہے ایسا کام اوشا کرکھنا نہ چاہئے اور سب
جگ شروع کرادی اوسوقت لبثشت جی اندر لوک سے آئے اور جگ میں اپنے نہ بولانے پر مہاراجہ
کو سراپہ پر جانا کا دیا مہاراجہ اوسی ساعت مر گئے اور جب جگ پوری ہوئی دیوتاؤں نے خوشی
مہاراجہ کو زندہ کر دیا اور کہا کہ ہم سے کچھ بردان مانگو مہاراجہ نے کہا کہ ہم نے موت بیواسطہ و غرض
پائی ہے اوسی میں ہم کو خوشی ہے زندگی کی خواہش نہیں کتنے اب ہم کو یہ اشر باد دیجئے گیہا راجہ
نہ رہے دیوتاؤں نے کہا کہ اچھا اوسوقت مہاراجہ پھر مردہ ہو گئے۔

ذکر مہاراجہ دیوتاؤں نے بھی راجہ۔ مہاراجہ دیوتاؤں نے بھی راجہ سے دعا ہو کر جگ میں تھوڑی اور مہاراجہ راج
کر تھے ایک وقت بارہ تیر تک راج میں پانی نہ برسایا مہاراجہ نے پکار کر کہے مہاراجہ سے کہا کہ پانی
میں نہ مہاراجہ دیوتاؤں کی خفگی کا باعث ہے اگر وہ جگ سے اٹھ کر راج کریں تو پانی برسے یہ شکر مہاراجہ
سنتن جگ میں گئے اور راج کرنے کے واسطے عرض کیا اوشون نے منظور فرمایا کہ ہم اسی جگ پالطین
پڑے رہتے تو راج جانتے ہیں تم لوٹ کر خوشی سے راج کر دیا پانی برسے گاتب مہاراجہ سنتن لوٹ کر
اور جیسا مہاراجہ دیوتاؤں نے کہا تھا اوس طرح دسین پانی برسا پایا۔

باب مہتمم صفت سلیم الطبعی میں

سلیم الطبعی کے معنی ہیں شور و غمر سے پرہیز کرے اور باوجود مقدرت و کمال کے کسی سے تیزی با نہ کرے اور نہ برخلاف وضع کام کرے۔

ذکر مہاراجہ امیر کچھ سوچ منسی راجہ کا۔ مہاراجہ امیر کچھ کو مہری پریشم نے سودر سن نکا چا گیا کہ بسکاسنا کوئی چٹا نہیں کر سکتا ہے اور پاتے تو اپنے زور سے ہر ایک کو گزند دیتے بلکہ کوئی دیوتا مافی نہ رکھتے مگر کہی کسی سے شور و غمر نہ کیا اور نہ یہ مانا کہ سودر سن چکر ایشر کے شکست مہاراستہ پاس ہے۔

باب مہتمم و مہتمم صفت تزکیہ نفس و پاسداری حواس میں

تزکیہ نفس۔ معنی ہیں نفس راہ کو طرح طرکی خواہشوں سے پاک کرنا اور پاسداری حواس یہ ہے کہ خواہش جو اپنے کام میں ہلانی طرکیک بدعنوان رہتے ہیں ان کو بے اختیار کر دینا۔ ذکر مہاراجہ شک سوچ منسی راجہ کا۔ مہاراجہ جبک میں بیہ دو و حقیقت اس درجہ کو بیہوش نہیں کیا کہ ایک ناخوشی رکھتے تھے اور دوسرا ہاتھ کراہی گرم تیل میں اور ہپوں کی ٹھنڈک اور کدہبی والے گرم تیل کی گرمی انہیں گرمی تھی اور تمام عمر دنیا میں سلطنت کا کام کیا مگر نفس کی خواہش اور حواسوں کی اختیار کہی کسی کام میں نہ تھی ہم نہیں سنا سکندریوی نے مہاراجہ جبک سے سوال کیا کہ دنیا وار کجی ساتھ رکھو دنیا سے علیحدہ ہونا کس طرح ہوتا ہے کہا مہاراجہ لوگ دنیا میں رہتے ہیں دنیا سے علیحدہ نہیں جیسے مل پانی میں پیدا ہوتا ہے اور پانی اس کو بھی نہیں چھو سکتا۔

باب مہتمم صفت ریاضت میں

ریاضت کے معنی ہیں اپنا دہرم کرنا اور اوس دہرم کی تکلیفات کو گوارا کر کے برخاستہ خاطر ہونا۔ ذکر مہاراجہ ہرش چند سوچ منسی راجہ کا۔ مہاراجہ ہرش پنہ کو بصوت لبوا مترجی نے تمام سلطنت لیکر اپنے سوا میں سونا پانے کے واسطے سوا مہارانی ولز کا فروخت کرنے کے چلے اوسوقت راہ میں دھوپ کی شدت ایسی ہوئی کہ درخت جلنے لگے اور پیاس کی شدت سے جان نکلنے کے قریب ہوا تب سوا مترجے پانی لاکر مہارانی سے کہا کہ پانی پی لے اوسنے کہا کہ مہاراجہ پانی پی لیویں گے تب میں پانی پی سکتی ہوں بدوں اس کے میرا دہرم نہیں ہے اور لڑکے نے پوچھا اوسنے کہا کہ تیرے

میرے رہتا پتا پانی نہیں کے تب تک میں پانی پانی نہیں سکتا ہوں اور مہاراجہ سے کہا اوتھوں نے جواب دیا کہ جب شکاپ پورا ہو جائے گا تب پانی پینو لگا بدوٹن شکاپ پورا ہوئے میں ہر کام میں غائب نہیں رہے اور بنا رہیں ہو چکے اور الگ الگ کی گئے ہاتھ اور مہارانی معاذ کا ایک بچہ ہاتھ فروخت ہوئے اور سدن سے مہاراجہ مرگھٹ میں رہ گئے ہر ایک مزدور کے کفن سے سوا وراثت کپڑا اور سوا اور پورے جتن اپنے مالک کا مردہ کے وارث سے تحصیل کرتے تھے اور کچھ دن بعد انکی مہارانی اپنا لڑکا مردہ نہرگٹ میں رکھنے کے واسطے لائیں مہاراجہ نے دھرم کی پابندی سے بدوٹن کپڑا اور سوا اور پورے رکھنے نہ دیا اور اجاوسکے زمان کے راجہ نے انکی مہارانی کی گردن مار نیکو عالم دیا اوس پر بھی مہاراجہ نے درگزر نہ کی تھی کہ اوس وقت سرسی پریشہ نے آپ موجود ہو کر انکے ہاتھ سے بچا لیا اور مردہ لڑکا زندہ کر کے پھر سا تو دیپ کی سلطنت دیدی اور کہا کہ مہاراجہ یہ سب کام تمہاری دہرہ امتحان کا تھا جو سوا مرنے کیا اوس وقت سے پھر مہاراجہ نے سلطنت کی۔

باب یازدہم صفت فہم میں

فہم کے معنی ہیں دوست دشمن کو پہچاننا۔ ذکر مہاراجہ بھولا لاش راجہ پر یہ برت کے خاندان والے کا مہاراجہ پر تھونے نہا نوے جگ گرد کے ایک جگ اور شروع کی اندر نے سو چاکہ تنک کرت یعنی سو جگ کا کرنیو الامیر نام ہے اور مہاراجہ پر تھو جی اپنی یہ جگ پوری کر کے میرا نام مٹایا پتھر کے سطح ہونے جگ پوری نو نو دینا چاہئے مگر جو گھوڑا جگ کا چھوڑا گیا ہے اوسکی حفاظت مہاراجہ کو مارا راجہ بھولا لاش کرتے ہیں انسی لڑائی کو کے بچا و نہیں ہو گا کوئی فریب کر کے کام نہ کرنا چاہئے اور چھانوے مرتبہ فقیر وں کی صورت بنا کر گھوڑا چورانا چا نام مگر مہاراجہ بھولا لاش نے اپنی فہم سے پہچان لیا کہ یہ فقیر نہیں ہے میرا گھوڑا چورانیو الامیر ہے اور گھوڑا اپنا چورانیو نہ دیا۔

باب تیرہم و سیر و ہم صفت غنہ و فقیر میں

غنہ و فقیر کے معنی ہیں غنا و ارب کی خطا معاف کرنا اور کینہ اوسکا ہی میں نہ رکھنا اور صبر کے معنی ہیں خاطر خواہ کام کے نہونے سے رنج نہ ماننا۔ ذکر مہاراجہ امیر کچھ سورج منسی راجہ کا۔ مہاراجہ امیر کچھ کو سراپ دینے سے جب دور باسا رکھ کا سپا سو دس جی تے کیا اوس وقت رکھ جی میرا مہاراجہ پویشن کے پاس گئے سب نے جواب دیا کہ تمہاری خطا مہاراجہ معاف کریں تو سو دس

جی سے نجات ملے گی اور سوائے اسکے کسی طرح کسی کے امکان کی بات نہیں ہے تب کبھی مہاراجہ پاس آئے مہاراجہ نے بالکل خطا معاف کر کے سو درسن جی سے بچا لیا عفو و تقصیر اسکا نام ہے کہ اپنے دشمن پر اختیار انتقام رکھ کر درگزر کیا اور جہد سے رکھ جی کو سو درسن جی نے بھگا یا تھا اس دن سے اس دن تک ایک سال کا عرصہ ہو گیا مگر مہاراجہ نے بالکل کھانا پینا نہ کیا براہ صبر رکھ کر رہے اور جب رکھ جی کو پر شا دکھلا چکے تب خود کھایا صبر اسکو کتے میں۔

باب چہارم صفت علم میں

علم کے معنی ہیں بید پران کو پرہیز کر سبھے اور عقل سے وہ علمی کام کرے جو مفید عام اور یادگار نہ مانا ہو۔ ذکر مہاراجہ سیم جو منوال اوراجہ کا۔ مہاراجہ سیم جو منو جنہوں نے سب سے پہلے سلطنت کی بنا ڈالی ہے اور جنہوں نے بید پران کو پرہیز کر اپنے علم سے جتنے قانون سلطنت داری اور عدالت گستری اور عایاد پوری کے ہیں جاری فرمائے جس میں سے منوال سمیت کروریاہر سے یادگار زمانہ و دستور العمل راجگان ہے اور باعث سیات جاودانی رہے گی۔ ذکر مہاراجہ رانی لشکا پوری والے کا۔ مہاراجہ راون نے بید پریشکا لکھا وہی باعث یادگاری ہے اور وہ خود ہے اور نہ کوئی شے اسکی باقی ہے۔

باب پانزدہم صفت عقل میں

عقل کے معنی ہیں نیکی اور بدی کو پہچان کر کام کرنا اور دیدہ و نا دیدہ امور پر واقفیت رکھنا۔ ذکر مہاراجہ ارجن چندریشی راجہ کا۔ مہاراجہ ارجن جسکو سہسرا بھوکتے ہیں ایسا عقلمند ہوا اسکی تمام سلطنت میں جو کوئی اپنے جی میں ارادہ گناہ کرنی کا کرتا تھا اسکو اور قیوت سمجھ جاتا اور ارادہ کے ساتھ اس جگہ پہنچ کر سزا دیتا تھا اور کتنا عت کہ۔ علاج واقعیہ از وقوع باید کرد۔ اور صحت حواس وغیرہ میں جیسا موصوف متاودہ ذکر صفت ۱۳ و ۱۴ کے بیان میں لکھا ہے۔

باب شانزدہم صفت حق شناسی میں

حق شناسی کے معنی ہیں دنیا کو عجبوتھ اور سری پر مشیر کو پہچانتا۔ ذکر مہاراجہ پرہلا دیشی راجہ کا۔ مہاراجہ ہرن کشب نے اپنے بڑے بیٹے پرہلا جی کو کج نیت پڑنے کیواسطے

بیشیا لائون نے ہر علم کو دیکھ کر صوفیوں کو علم اور باقی علموں پر توجہ نہ کی ایک دن
ہر کشتی امتحان کیا پڑ بلا دجی نے کہا کہ تمام بیدون اور شامتروں وغیرہ کا خلاصہ رام نام
اوسکو میں نے یاد کیا ہے اور نو طرح کی حکمت سری پریشی کی پیروہ کا مہینہ اختیار کیا۔

کانون سے پریشی کی کتھا سننا عقل سے پریشی کی کتھا سمجھنا پریشی کی کتھا زبان سے کہنا
پریشی کی کتھا یاد کرنا پریشی کے چرن کبل پر پوجا پڑانا پریشی کی استت کرنا
پریشی کو اپنا مالک جاتا پریشی کو اپنا دوست ماننا پریشی کی راہ میں اپنا کو جان مال قربان کرنا
یہ سکر چرن کشتی پر بلا دکو اور کھاکر زمین میں چک دیا اور کہا کہ ہمارے دشمن دیوتاؤں نے
اسکو خراب کر ڈالا ہے کسٹیر علی تکلیف دیکر اسکی عادت چھوڑا نا چاہئے اوسکے واسطے ہاتھ
پالون کے نیچے دبو اپا پھاڑ سے زمین پر گر آیا آگ میں جلایا پانی میں بانڈہ کر دبو آیا کہانے میں ہر
دیاز ہر دارسا نیولہ و پچوون سے کتو آیا بہت دن کہانہ دیا منتروں کا پر وگ کیا
لیکن پر بلا دجی نے صوفیوں پریشی سے کام رکھ کر اپنا طریق نہ چھوڑا جسکی بدولت پریشی
جگتوں میں بکات رہا کہ گئے۔

باب ہفتم صفت فرمانروائی میں

فرمانروائی حکم جاری کر نیکو کئے ہیں اور فرمانروا یعنی بادشاہ سچا وہ ہے جسکا حکم نہ
روکے۔ ذکر منہا راجہ پر یہ برت سرشت کہ ناراجہ کا۔ مہاراجہ پر یہ برت ہے جو تھ راج
اندھیرا مٹانے کو بنایا تھا اوسکے نشان سات مرتبہ پیہ کی آمد رفت سے سات دیپ یعنی
ناپو اور گردہر ایک کے ساتھ سمندر بن گئے تھے جسکا ذکر صفت ۲۷ کے بیان میں لکھا ہے
اونکو دیکھ کر تجویز کیا کہ ساتوں سمندر بھی پانی پانی بنے سے کچھ کام نہیں ہے چیز وہ چاہئے
جس سے مہارسی رعایا عمدہ عمدہ اشیاء کو باسانی پاسے اور حکم دیا کہ ایک سمندر میں ٹنگ
ہو جائے اور دوسرے میں پھپھار س اونکھ کا بجے اور تیسرے میں دودھ اوچھوٹے پھپھ
اور پانچویں میں صاف پانی اور چھٹوں میں گلی اور ساتویں میں شہد وہ سب انہیں چیزوں کے
ہو گئے اور ساتویں دیپ کے گرد موجود ہے۔ نام ساقل دیپ کا۔

جھو دیپ پچھ دیپ نشان ملی دیپ کش دیپ گرد دیپ دیپ

شاگرد پپ پشکر دیپ —

ذکر مہاراجہ پرتھو راجہ پرت کے خاندان والے کا۔ مہاراجہ پرتھو فی انجور سلطنت میں بن کو حکم دیا کہ تمام انسان اور حیوان کی غذا پیکل کرتے ہر قسم کے غلہ وغیرہ کی پیداوار لگی اور ہمیشہ کی طرح زمین واسطے رزق ہر ذی حیات مہوئی اور انتظام اسکا صفت ۴ کے بیان میں لکھا ہے۔

ذکر مہاراجہ ہرن کشب و تیرہنشی راجہ کا۔ مہاراجہ ہرن کشب نے اپنے عہد سلطنت میں بن کو حکم دیا جو کسان کسی قسم کا غلہ فصل قبول کا تجربہ مانگے اور سکھو اور ہوت و یا کر اور ایک فوج کی نظم ریزی سے اکیس مسرتیک غلہ پیدا ہو کر کا جاوے اور نڈیوں کو حکم دیا کہ وہ وہی شہر کو غلہ پانچ بیس صرف خالی پانی نہ بین اور پھاروں کو حکم دیا کہ میر اپنا وغیرہ جو اہرات ہمارے واسطے پیدا کرو اور جنگوں سے لگا کر باقی وغیرہ جانور موجود کر دینے سب میل حکم کرنے لگے اور اکیس تخت سلطنت پر بیٹھا اور بادل آسمان میں نور سے گرجا اور سکھو بنے اور بنی سمجھ کر نراوی اور حکم دیا کہ تخت سلطنت کے تنو کو گر دین کہی نہ بولنا اور وقت سے کچھ تک ملنا میں بادل نہیں گرجتا ہے۔

ذکر مہاراجہ راون لکا پوری والے کا۔ مہاراجہ راون نے اپنے عہد سلطنت میں تانپوں سے حکم دیا کہ اپنے اپنے سروں کی جو اہرات جو بہت آج اور روشن ہوتی ہیں انکو اپنے سروں کے اوپر بگھ کر اور ہر ہمارے مکانات میں کمرے پر چھپنے شمع و شمعہ ان روشنی رہے اور کوئی سانپ نہیں لڑا ہو کہ نہ چلے میں ٹیڑھی چال کا چلنے والا نہیں رہے گا اور ہو کو کسا کہ ہمیشہ ہنسی اور مسرت اور خوش ہو پہلے تیز اور گرم اور بوند نہ چلا اور بامتاب کو حکم کیا کہ رات کے وقت برابر پورا ہو کہ نہ نکلا کر نہ سببیں کہی اندھیرا نہ اور آفتاب کو حکم کیا کہ بخت دیو پ کہی نہ ملایم دیو پ جس سے نکلیت میں ہوتی ہو اگر سے اور دیوتاؤں کے بادشاہ اور حکم دیا کہ اپنی پہلواری سے کلپ پر چہ کے چول روز روز جیبا کر سے یہ سب تمہیں ہوتی ہے۔

ذکر مہاراجہ ولپ سورج منشی راجہ کا۔ مہاراجہ ولپ سورج نے حکم کیا کہ میرے عہد سلطنت میں چوری نہ ہو اور نہ بڑا زبردست کو نہ مارنے کیونکہ سچی سلطنت وہی ہے جہاں یہ دونوں کام نہ ہوں اور ساتویں کو چور سے ایسا پاک کیا تھا کہ بید و شاستر میں چور کی لفظ کہی دیکھ کر معلوم نہیں ہوتا تھا کہ چور کسی طرح خفا مغل ہے اور شیر گامی برابر رہتے تھے اور شیر کی مجال نہ تھی کہ گامے کو دیکھ سکے۔

باب پچیسم صفت شجاعت میں

شجاعت کو جسے ہلاوری میں جو یوحنا کام پرانی جان کا خون نہ کھاتا۔ نوکر ہرن ناچھ و تیر بنسی راہ کا۔
 ہرن ناچھ کشب جی کالو کاہرن کشب و تیر کا بجائی ہے اسے پہلے امراتی سو دیوتاؤں کو مہا گایا اور سندھ
 میں پھانڈ کر ہرن جی سے لڑائی کیا اور خون نے ضعیفے کا عذر کر کے لڑائی نہ کی وہاں سے لوٹ کر ناروچی سے
 پوچھا کہ میری قوم کے دشمن دیوتا کہاں ہیں اور ان سے لڑائی چاہتا ہوں ناروچی نے کہا کہ پاتال کے
 نیچے رساتل ہے وہاں دیوتاؤں کے مددگار پریشیر کا اوتار بارہا ہی ہیں جو پچاس کروڑ یوجن کو س
 جو پچیر زمین کو اپنے ایک دانہ پر رساتل سے اٹھائے پانی پر لئے آتے ہیں اور ان سے تمہاری لڑائی
 ہوگی وہاں پر جاؤ یہ سنکر اوسوقت رساتل میں پونچکر لڑنا شروع کیا اور ایسے ایسے گدا بارہا
 جی پر مارے کہ سو درسن پیکر وغیرہ ہاتھ سے چھوٹ کر غلط ہو گئے اور بارہا جی کے ہاتھ سے مارا گیا۔
 نوکر ہرن کشب و تیر راہ کا۔ ہرن کشب نے جب سنا کہ ہرن ناچھ کو بارہا جی نے مارا اپنا گدا لیکر
 اٹھا اور کہا کہ جہاں اشن جگوان مہین کے اوکو زندہ نہ چھوڑوں گا اور پھر سامدرست لوک کیلئے جو جہاں
 جگوان رہتے ہیں وہاں جا کر تلاش کیا جگوان نے دیکھا کہ ابھی اسکے مرنیکا وقت نہیں ہے اور کرور
 برس تک لڑائی نہ پائیگی اور سوائے اسکے کہ اور جگہ چھوڑ کر اسکے جسم میں گزرا اور قیام کیا جاوے
 اور سیطرہ پناہ نہیں ہے اور ہرن کشب کے جسم میں سما گئے جسوقت ہرن کشب نے جگوان کو میں بنایا
 لوٹ کر کہا کہ افسوس میرا دشمن بے مارے مر گیا مجھ کو اوسکے مارنے کی آرزو باقی رہ گئی۔
 نوکر ہرن و تیر بنسی راہ کا۔ بانا سر کے ہزار ہاتھ تھے اور تنو میر پلاس کے دھن طرف سونت کر
 میں سخت گاہ بنا کہ سلطنت کی جسوقت لڑائی کرنے کیو اسلئے دیوتاؤں کی طرف متوجہ ہوا وہ
 مہاگ نکلے تب سری مہا دیو کی پاس جا کر کہا کہ مجھ کو آپ نے ہزار ہاتھ دیئے اوسکی زور آزمائی کیو
 میں زمین تھمتے والے ہاتھوں کے پاس گیا اور خون نے سامنا نہ کیا اور پہاڑوں پر ہاتھ مارا وہ میر
 پہنچی کو اٹھانے سکے ایک بے حقیقت و ملکہ چیز کی طرح مل گئی اور جو کوئی لڑنیو الا نہیں ملتا ہے سو
 میرے ہاتھ کھلاتے ہیں اور ناحق پوچھ ہیں آپ یا کر کے کسی جگہ میرے ساتھ کالو دیوتا سے
 مہا دیو جی نے کہا کہ ایک لڑنیو الا مجھ کو ملے گا ناظر جمع رکھ بانا سر نہ کہ کہ بٹے گا مہا دیو جی نے
 کہا کہ بدن تیرا ہر درعدالت کا بدون ہوا نہیں ہیں گہ پر سے اوسی سینہ میں تیرے ساتھ لڑاؤ

باناسر بہت خوش ہوا اور مکان پر آکر نوکر دن کو حکم دیا کہ اس پر ہر کوں نگاہ رکھو کہ خود سچو دیکھ کر تائب
تعمیل اس کے نوکر دن نے نگاہ بانی شریع کی اتفاقاً ایک دن بدون ہوا وہ ہر اگر ان کو دن نے جا کر راہ سے
عرش کی باناسر بہت خوش ہوا اور مہادیو جی کے پاس جا کر اسکی اطلاع دی مہادیو جی نے کہا کہ خوب
فوجیں لیا رکھ کر ہرے بہار اور زوردار سے جھگولنا پڑیگا اوسی عرصہ میں سرکیشن چندر کے پوتا
آنرودہ بی سونت نگر میں آکر باناسر کے پاس قید ہو گئے اسکی خبر پا کر سرکیشن چندر بارہا چوتھنی
دل فوج سے باناسر پر چڑھائی کی اور باناسر بھی بانہا پہونئی دل فوج دیکر شہر کے باہر مقابل ہوا
سری کرشن چندر نے سوورن چکر سے باناسر کے ساتھ لاکھا شریع کئے جب چار ماہ بعد باقی رہے
اور باناسر لڑائی سے خوب آسودہ ہو گیا تب مہادیو جی نے آکر باناسر کو چھوڑ دیا اور آنرودہ
جی کو سرکیشن چندر کے ساتھ کر کے لڑائی موقوف کرادی۔ ذکر ہیکم تپا مہ چندر بنی
راہ کا۔ ایک مرتبہ پر سرام جی چتر لوں کو مارنے ہوئے ہیکم تپا کے پاس پہونچے اور کہا
کہ ہم وہ پر سرام میں جھوننے لگے ہیں مرتبہ چتر لوں کو مار کر دینا کو صاف کیا ہے ہیکم تپا نے
کہا کہ مہاراج اوسوقت ہم نہیں تھے اب ہم ایک چتری موجود ہیں ہم کو مارو تب چتر لوں کا
مارنا صحیح سمجھا جاوے اور لڑائی شریع کی اوسمیں پر سرام جی کو سوائے بھانسنے کے اور کسی طرح
بچاؤ دیکھ نہ پڑا لڑائی جھڑک بھاگ گئے۔

بانی شریع
چکر سے
بانی شریع
چکر سے
بانی شریع
چکر سے

باب نوزدہم صفت اقبال میں

اقبال اسکا نام ہے کہ اپنے کرنے سے اور بدون اپنے لئے خاطر خواہ کاموں کا سر انجام مدد دینا ہے
ہو جائے۔ ذکر ہرن کشب پتیر بنی راہ کا۔ ہرن کشب ہمدن رات کی بوقت اپنی گہری میں
تجویز کرتا تھا کہ لکھ فلان نعمت کو دینا کرنا ہے اوسوقت ہرے سے دیوتا اس سنت کو تسلیم
تسکھا کر کے پہلے سب سرکیشن صاف اور پانی سے چھو کر تیار کر دیا اور ہرک پر پھول بچھا تو تھے جیسے
وقت راہ اسی شکر ہی سڑک پر آمد رفت کرے۔
ذکر مہاراجہ بننے روچن ویر بنی راہ کا۔ مہاراجہ بننے روچن ایسے بلند اقبال ہوئے کہ ہمیشہ
اپنے مخالف دیوتاؤں پر ظفر بایب ہونے تھے اور انکے جلد سے کوئی دیوتا بھاگ نہیں سکتا تھا۔
ذکر مہاراجہ امبر کیش سورج بنی راہ کا۔ مہاراجہ امبر کیش کے عہد سلطنت میں

سرمی پر پیشتر سے سو درہن چکر کو حکم دیا کہ تم مہاراجہ کے سامنے حاضر ہو۔ اور جو مخالف مہاراجہ کا
 اور کو مار دے جو بوقت دور باسا رکھ سر آپ سے ایک صورت مہاراجہ کو مار دے و وڑی سو درہن
 اور کو خاک کہ ڈالا اور دور باسا رکھ کو نام دنیا میں پھر اگر مہاراجہ کو قہر میں گرا دیا۔
 ذکر مہاراجہ رکھو سو بچ مہنی راجہ کا۔ مہاراجہ رکھو کے عہد سلطنت میں بقیہ فوج
 بدیا رہتی کو تسبیح کو چودہ کہ در اشرفیان اپنے گور چھپنا دینے کے واسطے مانگنے
 آئے اور مہاراجہ رکھو لبو بک کر کے تمام سامان سلطنت کا دان کنہ پلو تھے مٹی کے برتنوں میں
 رنغ مزوریات کرتے تھے انہی حال کو دیکھ کر کو تسبیح نے سوال کیا اشرف باد و دیکر چلنا چاہا مہاراجہ
 نے پوچھا کہ بدون کچھ کئے آپ کیوں لوٹتے ہو جو کچھ کنہ پلو نے اسکو کہہ دینا چاہئے اور انہوں نے
 کہا کہ میں جب گورجی سے چودہ پو دیا پڑہ چکا اب اور انہوں نے حکم دیا کہ چودہ کہ در اشرفیان گور چھپنا
 دیکر گرجاؤں کے واسطے میں آئیں پس آیا تھا لیکن میری کم نصیبی کی بوقت آیا اب آپ کے پاس کیا
 کہ میں آپ سے کمون اور آپ دیوین مہاراجہ نے کہا کہ میرے پاس دولت کا نہونا لگا ہر نے ملکہ آپ
 ٹھہر میں بندوبست کرتا ہوں جب نہ مل سکے گا لوٹ جانا اور تجویز کیا کہ ہم مہاراجہ میں لوگ کے کھانا
 پین اور گورجی دولت کے مالک ہیں انہوں نے لیکر برہمن کو دینا چاہئے اس پر گورجی نے رات کی وقت
 اشرفیان پر ساتا شروع کیں بیان تک کہ تمام اجداد ہیا اشرفیوں سے مگر گورجی صبح کی وقت خزانہ
 عرض کی کہ مہاراجہ کو ٹھکانا اشرفیوں سے رات کی وقت خود بخود بھگتی ہیں اور ہر حکم راہ میں اشرفیان
 ڈھیر میں لگا چودہ کہ در کی دس گونین یعنی مالک کہ در اشرفیان کو غی سے انکو دیجا وین بلدی
 بندوبست ہوا اور جو اشرفیان راہ میں پڑی ہیں وہ ہمارے خزانہ کی واسطے جمع کیجا وین ورجو کا
 رعایا میں اشرفیان میں ہر سب مکان والوں کو معاف۔

باب سیم صفت طاقت و اسی میں

طاقت زور کو کہتے ہیں جس سے طرح طرح کے مشکل کاموں کا سر انجام ہو جائے۔
 ذکر مہاراجہ اور شکا پوری والی کلسراون کو شیو جی کا بڑا بھگت تھا صاحب پارہنتی جی پھانچل پارہ
 ہو تین اور شیو جی کیلاس پر ہونے تب دو نو پڑا حکم ماتھ سے اوشاکہ شیو جی اور پارہنتی
 جی کا پوچھ کر تھا۔

ذکر بایا سرور تہ بنی راجہ کا۔ جسوقت باناسر نے اپنے ساتھ دینوالے کی تلاش کی اور کوئی نہ مل سکا
پہاڑوں کو دیکھ کر انداز کیا کہ یہ بہت بڑی مضبوط جگہ ہے اور کسی کے ہلانے لائق نہیں۔ ان پر زور
آزما نا چاہیے اور پہاڑوں پر ہاتھ مارا کتنے چھاڑا اور کھڑکے اور کتنے پہاڑوں کو ہاتھ سے مل ڈالا
— ذکر مہاراجہ سکر کے ساتھ ہزاروں کون کا۔ جسوقت مہاراجہ سکر کے مسوخت جب میں ہزاروں
گھوڑا چوراکر کپل دیو جی کے پاس پاتال میں باندھ دیا تھا اسوقت ان نے کون سے چاروں طرف نہیں
کھو دنا شروع کیا ایک ہاتھ سے چار کوس لمبی چوڑی گہری جی اور کھڑی تھی جسکے چار سمندر اور آٹھ سو
اس جیو دیو میں بن کر موجود ہیں۔

نام آٹھ دیو کا ۱۔ سورن پرستہ ۲۔ چندر سوکل ۳۔ آبرتن ۴۔ رمنک ۵۔ مندر ہرن
۶۔ پانچ بھن ۷۔ سنگل ۸۔ لکھا۔

ذکر مہاراجہ بھرتہ بنی راجہ کا۔ مہاراجہ بھرتہ لکھن میں جب جنگ کی طرف توجہ فرماتے تھے تو شیر کو
ہاتھ سے پکڑ لائے تھے اور کہتے تھے کہ ہتھیار سے جانور کا مانا یا پھندے میں چھپنا تار و زار کا کام
نہیں ہے زور اسکا نام ہے کہ مخالف کے خاطر خواہ زور کا تحمل ہو کر اسکو مغلوب کر دے اور
جیوانوں سے زیادہ انسان میں طاقت ہوتی تو زور کی صفت سے موصوف کیوں ہوتا۔

ذکر بھیم سین چندر بنی راجہ کا۔ بھیم سین جسوقت اپنا گدا لیکر اوتھتے تھے اسوقت زمین باقی تھی اور
سیس جی کا سین شکست ہو جاتا تھا اور سب پہاڑ کانپتے تھے اور اچھل کود میں پانوں کی ہوا سے
چارپار کوس کے درخت اوڑھ جاتے تھے اور مہاراجہ میں ہزار ہا تھیوں کو پکڑ کر آسمان
چینک دیا جو ہوا میں پڑ کر آج تک ہزاروں برس کے مردہ پہرہ کر کے ہیں اور زمین پر نہیں آ سکتے ہیں۔

باب نسبت و حکیم صفت یا دواشت میں

یا دواشت کے معنی میں یا دواشت اور ویدہ و شنیدہ معاملات کو کبھی فراموش نہ کرنا ہے۔

فکر مہاراجہ بھرتہ بنی راجہ کے خاندان والے کا۔ مہاراجہ بھرتہ کا نام تیسرے جنم میں چھوٹا تھا ہوا اور
جو حال سیکو جنم کا تھا سب بالکل یاد رکھتے تھے ایک مرتبہ راجہ رہو کٹر لاہور و الاکلی دیو جی کے پاس
گیا ان پوچھنے جاتا تھا راہ میں اسکی ہانگی بٹھانے کو بیگا رکھو گے گئے جب ہانگی اوتھری اور راہ
گفتگو کی تب ہر طرف کے جواب سے راجہ کو مطمئن کر کے اپنا حال بیان کیا کہ میں راجہ بھرتہ بنی راجہ کا

انہا صید کنندگان نام بحر قنڈک ہو گیا اور میں پہلے راج کرتا تھا بعد اوسکے راج چھوڑ کر گنڈکی ندی میں
 بدیا دہر گنڈک پرنیشیا کی ومان ایک دن ہرنی کے پیٹ کا بچ شیر کی آواز سے پانی میں گر پڑا اوسکو ادھر تک
 ایسی محبت سے پرورش کیا کہ مرتے پر کانچ پھاڑا کاسہر ہن ہوا ومان خشک پتہ اور خشک گھاس سے گزر کر
 پھر بدیا دہر گنڈک میں آیا اور ہرن کا جسم چھوڑ کر انگر ابھریں گے گھر میں پیدا ہوا جو جسم اب موجود ہے
 یہاں بھی پر مہنسی مت رکھتا ہوں کہ دنیا کی سب چیز تھوٹھ ہے اور سہی پر میسر ہے مین۔

باب نسبت و دوم صفت مختاری مین

مختاری کے معنی مین ہر کام میں باختیار ہونا

ذکر سرکش تیر کا۔ راجہ ہرن کشپ نے اپنی ریاضت شادی اختیار نہ کی تھا کہ برصہ جی جو بیدایش مخلوق
 چوڑا سی لاکھ قسم کی ہوئی ہوا اس سے ماری نہ مریں اور نہ کو مریں نہ لگو مریں اور نہ گھریں مریں نہ باہر مریں
 اور نہ آسمان میں مریں اور نہ زمین میں مریں اور نہ تو دیپ میں اکیلا با شہابی کر کے خاطر خواہ سب کام
 کو تار ہوں اور ہر طرح کی صورت بنالینے کا اختیار تھا بادشاہت کے کام میں راہوں کی صورت
 رکھتا تھا اور لڑائیوں کیوقت میں نہایت خوفناک صورت بن جاتا ایک مرتبہ اسنے اور ہرن ناچھ
 اسکے بہائی نے ایسا جسم اپنا لمبا چوڑا کیا کہ سورج منڈل جو چوڑا سی لاکھ جو جن کو سن میں سے
 اونچے پر ہے وہ انکی کمر باندھ لیا اور سیو لوک کا لٹکانا جانا روز کا کام بطور میر کے تھا۔
 اور ایک مرتبہ چاند چرخہ سی راجہ کا سبیکم پتا مہ کو اختیار تھا کہ جب چاہوں مریں جب تک نہ چاہوں نہ
 مریں طبعوت مہا بھارتیہ میں لڑائی کہے گئے اور نہ دونوں دھنایں سورج تھے کہا کہ ابھی مریں
 جب اوترا میں سورج مکر اس کے ہونگے تب مریں گے اور یہی کیا کہ جب تک دھنایں سورج رہے تب تک
 اویں جگہ بانوں کی سیج پر آرام کیے رہے اور بعد ان اوترا میں سورج مکر اس کے ہونے اوسیں
 سو رگ کو چلے گئے۔

باب نسبت و سوم صفت تمیزی مین

تمیزی کے معنی مین ہر کام کو عمدگی کی ساتھ سر انجام کرنا۔

ذکر مہاراجہ امیر کوہ سورج مین راجہ کا۔ مہاراجہ امیر کوہ سورج مین کو دان کیواسکے ایک نین جیسا سمجھ کر درگوں
 خاطر خواہ قیمت دیکر ہم بیویاں جن کو ان نے ایک مرتبہ بچہ دیا تھا اور وہ وہ سے بہرہ کیچے دو دو پتا

اور سونے سے سینک، چاندی سے ستم منڈ ہے دوشالہ بیٹھ پر پڑا موتیوں سے دم کا گوجھا آراستہ
دودھ کیواسطے پھول کا برتن ساتھ اور بنا وجود اس کثرت کے سب لوازم ہر ایک کو وکابہ پرتھ سے
ہونا یا کہ حسین ایک ہی کا فرق کمی بیشی نہ تھا۔

باب نسبت چہارم صفت خوبصورتی میں *

خوبصورتی کے معنی میں اچھی صورت رکھنا حکو دیکھ کر اپنا بیگانہ فریختہ ہو جائے۔
ذکر مہاراجہ پورو وروا چندریشی راجہ کا۔ مہاراجہ پورو وروا پرگ میں تخت نشین ہوئے اور
ایسے خوبصورت تھے کہ انکی وصف داری کا حال نار دجی سے شکر اور بسی پسرانی اندر
وغیرہ دیوتاؤں کو چھوڑ دیا اور سورگ سے بیان آیکر رہ گئے جس سے چھ لڑکے پیدا ہوئے

باب نسبت پنجم صفت مستقل مزاجی

مستقل مزاجی کے معنی میں مصیبت کی وقت میں مضطرب ہونا

ذکر مہاراجہ کو بلیاش سو بیج منشی راجہ کا۔ مہاراجہ کو بلیاش نے اپنے عہد سلطنت میں
کوئی دافتر وغیرہ تکلیف و بندہ غلامی کو باقی نہ رکھا ایک مرتبہ آدھ تنگ من مارواڑ ویس سے اجودھیا
مہاراجہ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے اپنے راج میں تکلیف دہی کی رسم مشادی مگر ہوندرہ دافتر
برہوت مارواڑ ویس میں زمین کے نیچے ہمیشہ سویا کرتا ہے اور بعد ایک سال کے ایک دن اس کے بیڑا
میں لگا مقرر ہے اس میں پندرہ روز تک کے آدمی جانور درخت کو اپنی دم سے کھینچ لیتا ہے اور یہی
طاقت نہیں ہے کہ اسکو مار سکے مہاراجہ نے یہ حال سنکر معہ اکیس ہزار اپنے بیٹوں کے مارواڑ
دیش کی طیارمی کی اور مقام پر پہونچکر دھونڈا انوکے سامنے کڑے ہوئے دافتر کے
مہاراجہ کی طرف ایک دم چھوڑا اس سے اکیس ہزار بیٹوں میں ہزار نو سو ساٹھ کے جل کر
خاک ہو گئے صرف تین بیٹے اور مہاراجہ باقی رہے مگر مہاراجہ نے مستقل مزاجی سے کچھ
جیال نہ کیا لڑائی کر کے دافتر کو مارواڑ الا جس کے باعث سے مہاراجہ دوسرا نام
نام دھونڈ مار ہوا۔

باب نسبت ششم صفت نرم دلی میں *

نرم دلی دل کی ملاہمت کو کہتے ہیں جو کسی کی تکلیف دیکھ نہ سکے۔

ذکر مہاراجہ اٹھ جی رگھو سنہی راجہ کا۔ مہاراجہ اٹھ جی نے حکم دیا کہ مہاراجہ سے عہد سلطنت میں کوئی کسیکو تکلیف نہ دے اور بیلوں سے کام نہ لینا جاوے اور نہ گویں و نہ ہی جاوین اور طوطا پانا وغیرہ جانور جو آدمیوں کے ہاتھ میں تید کئے جاتے ہیں انکو کوئی نہ چڑھے اور سب کا بیچ ہو دوسرے کی وجہ سے ہوتا ہے مٹا دیا۔

باب نسبت و مقہم صفت ابو العزمی میں

ابو العزمی طبیعت واری کو کہتے ہیں جو طرح طرح کی چیزیں ایجاد کرے اور مشکل سے مشکل کام کا سر انجام واسطے آسائش خلق کے کر دے

ذکر مہاراجہ پرہیت راجہ کا مہاراجہ پرہیت ایک پدم دن گرو برہمن کی اور اپنی عہد سلطنت میں تجویز کیا کہ میرے وقت میں کوئی آفت راضی و عاصی جس سے تکلیف خلایق کو ملتی ہو نہ پڑے اور دنیا سے آفت کی رسم مشادی اور چرکما کہ چار پہروں کے بعد رات ہو جاتی ہے اور آفتاب کے نونے سے جہان تاریک معلوم ہوتا ہے اور چنے ہر طرح کے عیب سے دنیا کی صفائی کر دی ہے یہ اندھیرا ہی دنیا سے مشا و بنا چکا اور جیسا رتھ سورج ناراین کے پاس ایک چیمہ والا سات منو جو گھوڑے اروہ پر چلنے والے چلائے تھے وہ ہیرات مناسب بنایا اور اوس قسم کے گھوڑے منگو کر اوس میں لگائے اور ہر روز شام کی وقت اوس پر سوار ہو کر تمام دنیا کا دورہ سات مرتبہ شروع کیا اوسکی روشنی دن کی طرح رات بھر جھیلی رہتی تھی اندھیرا نام کرنے کو دیکھ نہ پڑتا تھا اور سات مرتبہ کی آمد رفت چیمہ سے سات دیپ اور سات سمندر بن گئے جن دیپوں اور سمندروں کا نام بیان صفت، امین لکھا ہے۔ ذکر مہاراجہ پرہیت راجہ پرہیت کے خاندان والے راجہ کا مہاراجہ پرہیت نے اپنے عہد سلطنت میں انداز کیا کہ زمین پر نشیب و فراز ہے اور آبادی زمین کے خلاف ہے ایسے جسکو جہان ہنسا چاہئے وہاں نہیں رہتا ہے اور پیشہ ہوا بد انسان ہیں یہ سب کام ہونا چاہئے اور جہان سے آفتاب نکلتا ہے اور جہان غروب ہوتا ہے وہاں تک سب زمین کو برابر ایک تختہ مسطح کر دیا اور دس طرح کی آبادی زمین پر کی۔ گاونڈوں، پورے شہر، قلعہ، پورہ، گوسالہ، چھاونی، کمان، ہرچیز کی ملکیت والے مکان، پاشی کی کھاڑی کے مکان، گائے، اصل آبادی کو کہتے ہیں زمین، زمین آبادی، ہوا اور باران، ہوا اور پلو اور پانی، آدمی کو کہتے ہیں جہان آبادی

میر جعفر خاں اور جہان بہت بازاریں ہو دین اوس کو دی گو شہر کھتے ہیں اور جس جگہ لڑائی کا سامنا
اور عالم وقت رہے وہ قلعہ ہے اور جس جگہ انہیں رہتے ہیں وہ پورہ ہے اور گوسالہ طویل غلہ
وغیرہ جانوروں کے رہنے کے مکان کو کہتے ہیں اور کھان اوس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سونا پانا دھرمی
جو اہرات یا کسی قسم کی چیزوں کا مجموعہ ہوا جیسے صرف کیست والے رہتے ہیں وہ کمیتوں کی
چھپ ہیں اور پہاڑ کی کھاڑ ہیون میں جو شکاری وغیرہ رہتے ہیں وہ پہاڑی آبادی ہے۔
اور تمام رعایا کو بولا کر ہر ایک کا پیشہ جدا جدا اور سب کی معاش کو اوس ذریعہ سے مقرر کر دیا
جسکی وجہ سے ہر قسم کا پیشہ جات اور ان کے کاموں میں طرح طرح کی ایجادوں کی صورت
اور دنیا کا فروغ قائم ہے اگر کوئی چاہے مہاراجہ پر حق کے وقت کی نئی ایجادوں کی تعداد
لکھے تو کمان تک لکھے بے شمار چیزیں اور جو کچھ انہیں کا بنایا اور کیا ہے۔

ذکر مہاراجہ پراچین برکھ پر یہ برت کے خاندان والے کا۔ مہاراجہ پراچین برکھ نے اندھا
کیا کہ بید شاستر میں لکھا ہے کہ جب کرنے سے زمین پاک ہوتی ہے اور میں اس زمین کا چکر دیتی راجہ
ہوں اور میرے عہد سلطنت میں جب ہو کہ تمام زمین پاک ہو جانا چاہئے اور ایک طرف سے
زمین پر جب شروع کر کے ہر جگہ جب کر ڈالی جس جگہ کی بدولت ہر جگہ پر کس جیتا موجود ہوگا
سب کی جگہ پوری ہوتی ہے۔

ذکر مہاراجہ راون لنگا پوری والے کا۔ راون نے اپنے عہد سلطنت میں تجویز کیا کہ دیوتاؤں کے
پاس بیان ہے جو اپنے ارادہ پر سوا میں چلتے ہیں اور میں مہاراجہ ہوں میرے گھر میں ہر قسم کی چیز چاہیے
اور لنگا پوری سے کوہی جی کا بیان لایا کہ موجود کیا اوس پر سوار ہوا کرتا تھا اور لبانی چوڑائی
اسکی چار چار کوس تھی اور چارے جھڈ آدمی وغیرہ سوار ہوں مگر ہمیشہ عکس غالی پڑی رہتی تھی
اور کسی وجہ سے چلتے نہیں معذوریہ تھا ہزار کوس کا آنا جانا مثل خیال کے کرتا تھا اور ایک مرتبہ
حکم دیا کہ جو پوری میں جو اٹھائیس ترک بنے ہیں انہیں موزور ہے کہ جہاں راون کو اپنے گناہ کی وجہ سے
جانا پڑے اور ترک کی تکلیفات بہت سخت ہیں اور کیسے مٹانے موافق نہیں ہیں اور بادشاہ نے
وقت میں اسی قسم کے ناممکن کام ہو جانا چاہئے اور جو میں ترک پڑا تھا کہ زندگی میں وہ فائدہ کی
چار ترک باقی رہ گئے اور راون کے نہ رہنے سے پھر اٹھائیس ترکے موجود ہوئے۔

ذکر بیوس سوت منوسویج ہنسی راجہ کا۔ مہاراجہ بیوس سوت منوٹے انداز کیا کہ مالنور و تالاب جو الکا پوری میں ہے اوسکا پانی صرف دیوتاؤں کے چرخ میں ہے ہمارے راج کو ادھی اور جانوروں کو ملنا محال ہے ایسا نہ چاہئے لبششت جی مہاراج و مان جاگیر بیان مہدی لکال لادین بتیمیل اوسکے لبششت جی الکا پوری گئے اور مالنور سے سری سر جو کو لائے مہاراجہ نے حکم کیا کہ سب لوگ بلا مزاحمت اسکا پانی خراج میں لادیں جواب تک کرونا برس سے اور ہمیشہ کیواسے محفوظ ہو اسطرح آسائش دینا وعقبہ ہے۔

ذکر مہاراجہ ریوت سوچ ہنسی راجہ کا۔ مہاراجہ ریوت نے انداز کیا کہ ہمارے عہد میں کوئی جگہ ویران نہ رہے اور ایسا انتظام کیا کہ کوئی جگہ آبادی سے خالی نہ رکھی تب حکم دیا کہ ہمارے بزرگ مہاراجہ سکر کے لڑکوں نے جو زمین کھود کر سمندر کر دیا تھا اوسکو پھوٹ کر پھر زمین بنانا چاہئے کیونکہ جبکا کھودنا ممکن تھا اوسکا پٹ جانا بھی ممکن ہے اور دوار کا پوری ۱۰۰ کو س کی لمبی چوڑی سمندر پٹ کر آباد کر چکا تھا جواب تک قائم ہے بعدہ حیات نے وفانہ کی ذکر مہاراجہ مرنے سوچ ہنسی راجہ کا۔ مہاراجہ مرنے نے انداز کیا کہ طرح طرح کے جگہ راجہ کو کیا کرتے ہیں میرے وقت میں ایسی جگہ کیجاوے جو کسی نے نہ کی ہو اور اکیس ہزار سو ہندو کا برن کر کے جگہ شروع کرائی اور جتنے برتن جگہ کرنے میں آتے ہیں سب سونے کے منگوائے اور ایسا دھوم دھام سے آہوت دیوتاؤں کے نام پڑا کہ اندر وغیرہ دیوتا اپنا حصہ لیتے لیتے عاجز ہو گئے اور فی برس ایک ماتھی اور ایک کھوڑا و نسل خدمتگارا اور نسل خدمت متی عورت اور نسل ہزارا تہی دینے کو ہدیہ میں لکھائے مہاراجہ مرنے نے اس سے کہ در حصہ زیادہ دیا کہ وہ دولت ہی ہمارے بزرگ کے اوشائے نہ اوشہ سکی جا بسا ہینیک دی جبرم ولت افتادہ سے دو اپر جگہ میں مہاراجہ جو ہر شے کے مستعد راوٹھا کر اپنی جگہ پوری کی۔

ذکر مہاراجہ انسومان دیپت جگہ سوچ ہنسی راجہ کا۔ مہاراجہ انسومان نے دیوی ہگوان سے سوچا کہ راجہ سکر کے ساتھ ہزار پوتہ جو آپ کے سر آپ سے جگہ خاک ہوئی تھی انکی موت گسٹری ہوئی تھی دیوی نے کہا کہ انکی موت ایک صورت سے ہو سکتی ہے کہ سری گنگا جی کو سورگ لوک سے جب کوئی اس مرنے لوک میں ملے گا تو اس سے یہ سب در پھر طرح پانی تر سکتے ہیں مہاراجہ انسومان نے تجویز کیا

کہ یہ کام مشکل ضرور ہے مگر اپنے راج میں ضرور لایا جائے اور اپنی راج چھوڑ کر اسکے واسطے پیشیا کی اور بعد ازاں مہاراجہ کیسے اور اسی امید میں موت آگئی اور گنگا جی کا ورثہ بنو سکا ت مہاراجہ بجا کر بننے راج چھوڑ کر پیشیا کی اور سوقت سری پریشتر نے گنگا جی کو دیا تو سکھوں کو کہ سے لایا کہ سکھوں کے رہنچو والوں کو موت کی یاد دہانہ مہاراجہ ہر تھہ چند رہنسی راجہ کا۔ مہاراجہ ہر تھہ نے انداز کیا کہ چار دانت والی ہاتھی دیو لوک میں ہیں یسان نہیں ہیں اور اس کثرت سے جمع کئے کہ اپنے جگ میں انگلیوں ہزار ہر ہمنوں کو فی ہر ہمن چو ڈو لاکھ تیرہ ہزار لوگوں کا اتنے سے ہاتھی دھچکا دئے اور جو کام ان راجہ نے کیے ہیں ان کو کوئی راجہ نہیں پہنچ سکتا ہے جیسے کسی آدمی کا ہاتھ آسمان تک نہیں پہنچتا۔

باب سبست و نهم صفت عاشری میں

عاجزی کے معنی ہیں اپنے بزرگ کا ادب کرنا جس سے بزرگوں کی خوشی اور سعادت و دجانی حاصل ہوتی ہے مگر مہاراجہ السنومان سوچ رہنسی راجہ کا مہاراجہ السنومان نہایت با ادب و بھر پسند ہونے جو دیکھنا خوش ہو جاتا۔ حسب وقت پس دیو جی بھگوان راجہ سکر کے ساتھ ہزار لوگوں کو بلا کر بھیجتے اور ان کے سامنے کوئی دیوتا نہیں با سکتا تھا اور سوقت مہاراجہ السنومان پہنچے اسکے ادب کی طرح کو دیکھتے ہی پس دیو جی خوشی سے بھول اٹھے اور وہ گھوڑا جو ساتھ ہزار کے مرنے پر نہ ملا تھا اور کیسے لانے سے نہیں آ سکتا تھا اور سیوقت دیدیا۔

باب سبست و نهم صفت مروت میں

مروت کے معنی ہیں نیک و بد اور دوست و دشمن سے کسی کام میں انکار نہ کر کے۔
 ذکور مہاراجہ سوچ رہنسی راجہ کا۔ مہاراجہ رگھو کو ایک گندہ پ نے ایک پھل دیا جسکے کھانے سے آج پچیس برس کا جوان بنا رہتا ہے اور بدن سے خوشبو آنے لگتی ہے مہاراجہ نے اسکو اوس ہر ہمن پاس حیدر یا جس نے ساٹھ ہزار رانیان مانگ لیں تھیں اوسنے خیال کیا کہ مہاراجہ نے رانیوں کی وجہ سے سچ مانکر یہ پھل صیبا ہے عجب نہیں ہے کہ اسکا پھل برعکس یعنی یہ زہر جو اور کھانے والا مر جائے اسکا خود میں کھا یا ایک بوڑھے مفرد آدمی کو دیدیا وہ زندگی سے تنگ تھا بلا استفسار کھا گیا اور اوسوقت اوسکے اثر سے دیوتا کی طرح پچیس برس کا جوان خوش وضع ہوا اور بدن سے خوشبو آنی لگی تب ہر ہمن نے بڑا افسوس کیا کہ میں نے ہاتھی مہاراجہ کو اپنا دشمن بنا کر یہ دولت بے بدل اپنے ہاتھ سے ضائع کر دی

مگر دی مگر مہاراجہ بڑے مروت و انہیں مسیر سے جاننے پر میرے عیب کا کچھ لی نظر نہ فرما کر دوسرے اہل
منگو اولیوں کے کیوں اون کے مزاج میں چاکر کرنے کی عادت نہیں ہے اور اپنی جگہ سے چل کر مہاراجہ کے پہاڑ
اور اپنی کوتاہ اندیشی اور پھل کے نہ کھانے کا حال بیان کیا مہاراجہ نے سن کر کچھ نہ کہا کہ وہ پھل میرے
راج میں نہیں ہوتا ہے بطور تحفہ میرے پاس دیوتاؤں نے بھی عطا و مان میرے ساتھ چلو میں مانگ رہا ہوں
اور برہمن کے ساتھ الکا پوری دیوتاؤں کے مقام پر پہونچ کر ایک پھل اور کی درخواست کی دیوتاؤں
کہ کہ جنگل میں وہ پھل ہوتا ہے و مان جانے پر شاید ملے گا کہ اچھا ہم کو ساتھ لیکر تلاش کرو
اور جنگل میں تلاش کرتے کرتے وہ برہمن کے عذاب کے پرے میں اپنا کو اندھ نامہ سرنگ
میں گر کر سو رگ کی راہ لی۔

باب سیم صفت دلجوئی میں ❖

دلجوئی دل کے خوش رہنے کو کہتے ہیں یعنی ایسا ضابطہ نفس ہو کہ ہر حال میں خوش ہو کہ شکر کرتا رہے۔
ذکر مہاراجہ ہر ش چنڈر سو بیج مہنی راجہ کا۔ مہاراجہ ہر ش چنڈر سا تو دیپ کے مہاراجہ نے سواری
و سامان سبوا مٹر کے ساتھ اپنی مہارانی اور لڑکا سمیت چلے گئے اور جنگلی کے گھر میں فروخت ہو کر گھٹا
کام کیا اور اپنے لڑکے کا مرنے اور اپنی مہارانی کو قید ہو کر گردن مارے جا کر کیو اسطے آنا دیکھ کر مگر سری پرست
رضامین راضی رہنے کے سوا اسے حرف شکایت زمان پر نہ آیا۔

ذکر میر و مہج راجہ کا۔ مہاراجہ میر و مہج کے پاس ایک برہمن نے آکر سوال کیا کہ اپنا جسم آدھا
رانی اور لڑکے کو ماتھ ہے آدھ میں چروا دیو اور چھاتی تک آدھ سے چروا کر پھر لینے سے انکار کی
مگر مہاراجہ نے سواے دلجوئی کے کچھ نہ کہا۔

باب سی و یکم وسیع و صحت حواس و تیزی اعضا و عظام ہری میں

صحت حواس کے معنی ہیں حواس خمسہ جسکو گیان اندری کہتے ہیں ان کا تیز ہونا۔

۱۔ کان جسکو قوت سامعہ یعنی نیک و برا آواز کی تمیز حاصل ہے۔

۲۔ آنکھ جسکو قوت باصرہ یعنی دیکھنے کی تیز ہے۔

۳۔ نال جسکو قوت شامعہ یعنی ہرشی کی خوشبو بدبو کی شناخت ہے۔

۱۔ زبان جسکو قوت ذالقیلینے پر شے لذیذ اور بے لذت کی سمجھ ہے۔

۲۔ ناطقہ جسکو شیریں اور تلخ بات کہنے کی طاقت ہے۔

۳۔ اور تیزری اعضا ظاہری کے معنی ہیں پانچ گرم والے اندریوں کا تیز ہونا۔

۴۔ جسم کی کھال جسکو قوت لامسہ یعنی گرم سرد پہچاننے کی تیز ہے۔

۵۔ ہاتھ ہر طرح کے کام و شکاری وغیرہ بنانے کی طاقت رکھتا ہے۔

۶۔ پانوں جسکو خوش خرامی و رفتاری کی طاقت ہے۔

۷۔ مقام بول حسین برسوں کے واسطے رفع ضرورت کی طاقت ہے۔

۸۔ مقام ہر اسکو اپنے وقت معینہ اور بی وقت معینہ پر ہزاروں برس پہلے کی طرح ضرورت کی طاقت ہے۔

۹۔ ذکر مہاراجہ ارجن حسپر زہنشی راجہ کا۔ مہاراجہ ارجن جسکو سہسرا باہو کہتے ہیں اس میں سب

صفات بدرجہ کمال حاصل تھیں۔ کائنات میں ایسی قوت سامعہ زبردست رکھتا تھا کہ شاتودپ میں

جو کوئی بات کہتا تھا اسکو سن لیتا اور آنکھ سے شاتودپ کا حال دیکھتا تھا اور ناک میں قوت شامہ

ایسی تھی کہ ہر جگہ کی خوشبو اور بدبو والی چیز پہچان لیتا تھا اور زبان میں قوت ذالقیہ ایسی تھی کہ

سیکڑوں چیز ملا کر جو کھا نا بنایا جاوے اس میں ہر شے کی نفاست و غلاکت بتا دیتا تھا اور لفظ میں

ایسی تاثیر تھی کہ جسکو شیریں کہتا تھا وہ خوش ہو جاتا تھا اور جسکو تلخ کہتا تھا اسکی زندگی تلخ ہو جاتی تھی

اور کھال جسم میں اسقدر گرم سرد پہچاننے کی تیز تھی کہ چاروں دسا کی گرم سرد پہچان لیتا تھا اور ہاتھ

ہر حکام کا بنا لیتا تھا اگر تیرہ نبی ہندو کی پانی اولٹا بہانے کو ہاتھ لگایا وہ دھار آج تک دلی ہی ہے

اور پانوں میں طاقت رفتاری ایسی تھی کہ جس جگہ چاہے ہزاروں کو اس کی دم میں چلا جاوے اور مقام

بول و مقام ہر زمین اس درجہ کی طاقت تھی کہ لڑائیوں میں اور برسوں کی سہارہ لگانے میں انکی

ضروریات معجزہ زمین کر سکتی تھیں اسوجہ سے اسکے عہد سلطنت میں جس جگہ کوئی شخص گناہ کرتا تھا اسکو

سزا اسی جگہ پہنچا دیتا تھا اور عقل کا حال صفت پندہ میں کے ذکر میں لکھا گیا ہے کہ کوئی دل میں

ارادہ گناہ کا کرتا تھا اسکی شناخت عقل سو کر کرتا رکھتا تھا اور سیکھو مجال تھی کہ ظاہر یا باطن سے کوئی گناہ کر کے

ذکر مہاراجہ سنن حسپر زہنشی راجہ کا۔ مہاراجہ سنن کے ہاتھ میں یہ اثر تھا کہ جس

بوڑھے آدمی کے سر پر ہاتھ رکھ دیتے تھے وہ جوان ہو جاتا تھا جسکی وجہ سے غنیمت ہو گیا ہے

غائب ہو گئی تھی۔

باب سی وسوم صفت حصول نعمات میں

حصول نعمات کے معنی میں ہر قسم کی اشیاء خوردنی و پوشیدنی کا حط حاصل کرنا
 ذکر مہاراجہ ننوک چندرپری راجہ کا مہاراجہ ننوک انداز کیا کہ سورگ لوگ کی نعمات اس صہم سے کہیں نہیں
 ملتی ہیں کیا یہ صہم اوس نعمت پانی کا مستحق نہیں ہے اور سورگ لوگ میں ہونچکر وشل ہزار برس تک ہر قسم کی
 نعمات کا حط اسی صہم سے حاصل کرتا رہا۔

باب سی و چہارم صفت وزن داری میں

وزن داری کے معنی میں کہ کوئی سبک و ناملا یم و بے اثر نہ کہے اور نہ کوئی فعل بے مطلب کرے۔
 ذکر مہاراجہ انزل سو بھنسی راجہ کا۔ مہاراجہ انزل پوجا پر بیٹھے تھے اور اوسیدقت راون مے آکیر
 شونو غا گیا مہاراجہ کچھ نہ بولے جب بہت اصرار کیا کما کہ تو بہن ہے تیرے اوپر ہاتھ نہ مارو لگاتے اب ان نے
 تلوار سے سرکات ڈالا اوسوقت کہا کہ اچھا اب تو اپنے دہرم سے باہر ہے ہمارے خاندان میں ایک اجہ ہوا
 نبوت قلموے تیرے خاندان کے مشاویہ سے کا اوسکا اثر جیسا بوالا بہر ہے۔

باب سی و پنجم صفت توکل میں

توکل کے معنی میں ہر پیشہ کو حاصر جانکر سب کام پر پیشہ پر چھوڑ دے۔
 ذکر مہاراجہ کچھ سو بھنسی راجہ کا۔ مہاراجہ کچھ سو بھنسی راجہ کی سلطنت پخت نشین ہوئے تمام کام سلطنت کا
 پر پیشہ پر چھوڑ کر ہمیشہ پر پیشہ کی پوجا کیا کرتے تھے اوسیکے واسطہ پر پیشہ نے سودر سن جی کو تعجب
 کیا تھا کہ یہ مہاراجہ سب کام ہمارے اوپر چھوڑے ہیں خود نہیں کرتے ہیں اوسکی نگہ رانی تم کرتے ہو
 اور جو دشمن مہاراجہ کا ہو اوسکو مار و جسوقت دور باسا رکھنے سراپ ویا اوسوقت بھی
 زبان نہ ملائی کہ پر پیشہ پوجا میں کیوں مجھ سے واسطہ نہیں ہے تب سودر سن جی نے
 خواہ و سکا تدارک کیا۔

باب سی و ششم صفت اعتبار میں

اعتبار کے معنی میں اپنے گھر و اور سید پوراں کی بات کو بیچ مان کر عمل کرے۔
 ذکر مہاراجہ مانا سو بھنسی راجہ کا۔ مہاراجہ مانا کی وقت میں دن سب دیوتاؤں سے جیت کر اجو و چہا بی

میں آیا اور مہاراجہ سے لڑائی کیواسطے چھیر چھار کی اوس پر کمالیکر مہاراجہ نے راون سے لڑائی شروع
اور ایسی سخت آویزش میں چھنسا یا تھا کہ راون زبرد نہ بچتا اوسوقت بر مصابی آئے اور کہا کہ مہاراجہ
مانڈنا ناہم نے بید میں لکھا ہے کہ راون تمہارے ماتھے سے نہرے اوسکا حبال کر و اتنا سنتی ہی
مہاراجہ نے راون کو چھوڑ دیا کہ بید کے بر خلاف کام میرے خاندان میں نہیں ہوتا ہے
میں بچے نہ کروں گا۔

باب سی و ہفتم صفت ناموری میں

ناموری کے معنی ہیں حیات میں ہر جگہ مشہور اور بعد مرگ یا دگار زمانہ رہے۔
ذکر مہاراجہ پر حق پرہ برت کے خاندان والے کا۔ مہاراجہ پر حق پرہ سے تخت نشین ہوئے انہوں نے
تمام عمر اپنی زمین کی آبادی اور رعایا کی خوشی میں سہری اور زمین اسقدر آباد اور خوش کے وقت
موتی کا اپنا نام جو میدان تھا بدل ڈالا اور کہا کہ جھکو پر حقوی نام رکھنے میں خوشی اور خوشی کے جسکی
وجہ سے آباد ہوئی اور آئندہ آباد ہونی کی امید ہے یعنی جو راجہ نے لاکہ اسوجہ سے بید فی نے
اپنا نام پر حقوی کیا ہے وہ بنے جھکو آباد رکھے گا۔ ذکر مہاراجہ بھر تھ پرہ برت کے خاندان
والے کا۔ مہاراجہ بھر تھ جب تخت نشین ہوئے انہوں نے اپنے بند و سبت سے دنیا کو ایسا آباد
کیا کہ اس کھنڈنے اپنا نام تبدیل کر ڈالا یعنی اپنا جھکو سے بھر تھ کھنڈ کہلایا اس وجہ سے کہ
مہاراجہ بھر تھ نے جھکو آباد کیا ہے میرے عزت یہی ہے کہ اسکے نام پر میرا نام ہو جائے اور کروڑ
برس گذر گئے کہ وہی نام یاد لگا رہے۔

باب سی و ہفتم صفت عزت داری میں

عزت داری کے معنی ہیں خصائل حمیدہ و افعال پسندیدہ سے ہر شخص کے جی میں عزت قائم رکھے۔
ذکر مہاراجہ پورنجی سو بے مہی راجہ کا۔ مہاراجہ پورنجی ابو دھیاس کے مہاراجہ ایسے
آبر و دار ہوئے کہ دیوتاؤں کا بادشاہ انڈر اپنے اوپر سوار کر کے انڈر لوک میں گئے گیاسکی
وجہ سے مہاراجہ کا نام انڈر باہو ہو گیا۔

باب سی و ہفتم صفت خوش خلقی میں

خوش خلقی کے معنی ہیں ہر قسم کا رنج و آجھٹ پاکر تکریم و درگاہ پر کس کس سے محبت پیش کرکے تکریم و درگاہ

ذکر مہاراجہ امبرکیہ سورج بنی راجہ کا — مہاراجہ امبرکیہ ایسے بااخلاق
 ہوئے کہ انکے عہد سلطنت میں انکو چھوڑ کر کیو سورگ جانے کی خواہش نہیں تھی اور
 مہاراجہ کی وجہ سے نفاق باہمی جو پیدا ہوتی عادت ہر ذہنیات کی ہے سب نے چھوڑ دیا
 جسدورج اتفاق سے بہر کرتے تھے۔

باب چہلم صفت مہمان نوازی میں

مہمان نوازی کے معنی ہیں اپنے پاس انیوالے کی پرورش جان و مال سے کرے۔
 ذکر مہاراجہ شیو چند بنی راجہ کا — مہاراجہ شیو نے اپنے عہد سلطنت میں ہر جگہ اشتہار جاری
 کیا تھا کہ جو کوئی ہمارے پاس آکر ہم سے مانگے گا ہم اسکو ضرور دیں گے اور کسی سائل کو محروم نہیں
 لواتے تھے ایک مرتبہ دیوتاؤں کے بادشاہ اندرنے امتحان کیا واسطے اگن دیوتا کو کبوتر بنایا اور آپ
 بازن کرچے دوڑے یہاں تک کہ کبوتر مہاراجہ شیو کے پاس بے تاب ہو کر گر پڑا اور باز بھی
 پھونک کر قریب بیٹھا مہاراجہ کو کبوتر کو باز سی بھاگا دیکھ کر اٹھ آیا باز نہ کھا کھاتا تھا رات نام شیو نے مجھ کو
 دیس دیس میں اشتہار جاری کیا ہے تم کو سب لوگ دھرم مانتے ہیں اور ہر ایک کا کام پورا کر دیتا ہے
 آپ میرے شکر کو چھوڑ کر میرا کام پورا کیئے مہاراجہ نے کہا کہ یہ کبوتر میرے پاس تیرے ڈر سے بھا
 چھا ہے کہ میں میرا جان بچا اب میں اسکو نہیں دے سکتا ہوں اس باعث سے کہ جو کوئی کسی دشمن کا
 خون کھا کر اپنے پیچھے چھپے اور اسکا بچا و کرنا دہرم ہے اور اسکا پھینسا دینا اوہرم ہے۔ باز نے
 کہا کہ مہاراجہ سب جان و دار اپنی اپنی غذا سے زندہ رہتے ہیں و پھر برون غذا کوئی زندہ نہیں رہتا ہے
 اور آپ اچھے بید پوران پڑھتے ہو اس میں برہما جی نے باز کی غذا کبوتر لکھی ہے اور سب کی روزی میں
 خلل ڈالنے کو بڑا اوہرم لکھا ہے اور میں تو جب ایک کبوتر کو ماروں گا تب دنش متعلق میرے
 زندہ رہیں گے اور دنش کی روزی میں خلل ڈالنے کا اوہرم کون تمام سکے گا اور ایک چیز کے نقصا
 دنش چیز کا فائدہ ہونا اوہرم نہیں ہے اور دنش جاندار مار کر لیکر کبوتر کو بچا کر دہرم نہیں ہے اور
 اس کے دہرم اپنے ہر دے پر کیا جاتا ہے کبوتر باز کے آسرے پر نہیں اور گیا اور جگہ و روانہ غیر
 کرنا منع ہیں جو کبوتر کو پکڑ کر دہر مانتا بنا چاہتے ہو مہاراجہ نے کہا کہ تیری غذا کبوتر والی صحیح ہے اور
 دنش خلق تیرے ہی اسی کبوتر کے آسرے میں نہ لگے لگے لکھا ہے کہ جتنے اوہرم کرو برون برہمہ شیو وغیرہ

وہ سب تدبیر کو کر کے دور ہو جاتی ہیں اور اور جو کوئی اپنے پاس کے آئیو اسے کو خوف سے طمع نہیں کرتا ہے اور عہد اوسکو ہلاکت میں چسپاں دیتا ہے اوس اور ہم سے نجات کی تدبیر کوئی نہیں ہے تو سمجھنا چاہئے کہ ایک کبوتر کے چھوڑنے سے کہ درون بر محبت سے زیادہ ناممکن تدبیر گناہ کا دہرم لینا کون مناسب ہے وٹس گیارہ مہینے سے تو ہر طرح کی تدبیر کر کے بھی سکتا ہوں اور ان دینا جگ کرنا تیر تھوں پر جاتا ہے پڑھنا جتنی دہرم میں یہ سب اس دہرم کے ٹوکھوں حصہ کو نہیں پہنچتے میں اس باعث سے یہ دہرم کرنا چاہئے اور اس کے ہو فوہ کرنا چاہیے اور جبکہ خدا سے مطلب ہے اور سیری بیان گوشت موجود ہو تو لیکر اپنا بیٹا بھرا میں اپنے پاس سے لیکو محروم نہیں لوٹا تاہون تو بھی آسودہ ہو کر اور گوشت لیکر گھر جا باز بولا کہ مہاراجا باز کی غذا کبوتر بر مہاجی نے کھی ہے اور کوئی گوشت کو نہیں لکھا اور تو وہ چیز بھوکو بتاتا ہے جسکے دینے میں جبکہ کوئی مشکل نہیں ہے وہ میں منظور نہیں کر سکتا ہوں اور جبکہ ایسے آسان کام کرنے میں کون دہرم ہے مہاراجہ نے کہا کہ اچھا کبوتر کے سوا اسے جس چیز کے دینے سے تیری بھم میں بھوکو وقت اور تکلیف معلوم ہے وہ مجھ سے ملگ میں اس کے عوض میں ضرور دیں گی باز بولا کہ بھوکو دیو گیا یا بیٹھ کر تقریر کر کو تو اریو لیکھا ساڑا نے کہا کہ نہیں لوٹاؤن گا میری راج وغیرہ جو مانگے گا دیدیو لگا باز نے کہا کہ کبوتر کے برابر اپنے جسم کا گوشت کاٹ دے مہاراجہ نے خوش ہو کر کہا کہ بہت اچھا یہ تو نے مجھ سے کچھ مانگا نہیں ہے بلکہ ایسا دیا کہ جس سے میں تیرا احسان مند ہوں اس جسم کو لکھا ہے کہ حیات میں اگر کسیے کام نہ آوے تو اس میں دم لینا نہ چاہئے کیون حیات ہی تک سب کے کام کرنے لائق ہے اور بعد حیات کسیے کام کا نہیں ہے اور ترانہ ایک پد پر کبوتر کو بٹھال کے مہاراجہ نے اپنا گوشت جسم کا ٹٹا اور دوسرے پڑ پڑا نا شرح کیا وہ کبوتر ہر مرتبہ گوشت سے زیادہ گروہا ہوتا جاتا تھا مہاراجہ خود پد پر بیٹھ گئے کہ تمام جسم میرا لے لے اوستا انذر اور اگن دیوتا نے اپنی اصلی صورت موجود کی اور مہاراجہ کی مہمان نوازی کی بڑی تعریف کر کے کہا کہ ہم نے صرف تمہاری صفت کا امتحان کیا تم نہایت سچے دہر ماتما راجہ ہو اور دونو سوگ لوک چلے گئے۔

ذکر مہاراجہ مورد رنج چند رنجی راجہ کا۔ مہاراجہ میر ورج کا دستور تھا کہ اپنے پاس کے آئیو اسے کو خاطر خواہ چیز دیتے تھے ایک مرتبہ ایک امتحان کیو اسطے ایک برہمن نے آکر سوال کیا کہ بھوکو بٹھل میں ایک شیر لکھیر اٹھا اور اس بات پر شکر کر کے چھوڑا ہے کہ مہاراجہ کا جسم آؤنا اسے چروا کر لے آؤ تو بھوکو چھوڑ دیا

بلکہ صبح چروانے میں راجہ رنجیتر بالکل متوجہ در ایک طرف مہارانی اور دوسری طرف مہاراجہ کا لڑکھاپنا
 ہو اوسکے واسطے آپ کیا کہتے ہو ہو سکتے تو پر مشیر کی راہ میں دیکھئے مہاراجہ نہت خوش ہو کر کہا کہ اہل
 گنجے اور اپنی رانی اور لڑکے کو بولایا رانی نے برہمن سے کہا کہ عورت مرد کا جسم ایک ہے اور آدمی
 جسم مرد ہے اور آدمی کا جسم عورت ہے محکولے چلئے اور شیر کو دیکھئے برہمن نے کہا کہ شیر کی شرط ہے
 کہ داہنی طرف کا جسم چاہئے تو بائیں طرف کا جسم ہے تب لڑکا بولا کہ دھرم شاستر میں لکھا ہے کہ
 لڑکا اور باپ ایک ہیں غینین ہیں وہی باپ ہے کہ دوسرا جسم لڑکے کا اختیار کر لیتا ہے اس واسطے تو
 مجھ کو شیر کی واسطے لے چل برہمن نے کہا کہ شیر کی شرط ہے کہ آہ سے لڑکا اور رانی راجہ کا جسم مردین
 کھو ہوا مہاراجہ کے سر پر آہ چلنے لگا جب سر کو چیر کر جاتی پر آہ پہنچا تب مہاراجہ کی بائیں آنکھ سے
 ایک آنسو نکل آیا اسکو دیکھ کر برہمن نے کہا کہ بس کرو اب یہ جسم میرے کام کا نہیں ہے مہاراجہ نے کہا
 کہ پڑت جی کیا آپ جانتے ہو کہ راجہ رنج کرتا ہے جس سے انکار کرتے ہو میں ایسے کام
 میں رنج نہ مننے والا نہیں ہوں برہمن بولا کہ اگر رنج نہیں ہوا تو آنسو کیوں آیا مہاراجہ نے کہا کہ یہ جسم
 بائیں طرف والا کہتا ہے کہ ہم دونو کا موجود ایک شے سے ایک ساتھ ہوا اور آج تک ہم دونو ہر ایک
 رنج و راحت میں شریک بلکہ ایک رہے اور آج ایسا اتفاق ہے کہ آدمی پر مشیر کی راہ میں کام آتا ہے
 اور ہم نے کام پڑے رہ جاؤ نیگے اسکا رنج اسکو ہے مجھ سے واسطہ نہیں اور مجھ سے واسطہ ہے
 تو دونو آنکھ سے آنسو نکلتا کیوں ایک آنکھ سے رونا نہیں ہوتا ہے تب برہمن خوش ہوا اور
 کہا کہ شیر کہیں نہیں ہے ہم صرف تیرے امتحان کی واسطے آئے تھے تو سچا دھرم اتا ہے اور آہ
 اپنے ہاتھ سے نکال کر مہاراجہ کے سر پر ہاتھ رکھا اوس سے سر بدستور ہو گیا مہاراجہ اپنا
 کام کرنے لگے اور برہمن چل دیے۔

خاتمہ

سنہ ۱۹۱۱ء میں یہ دوستک سری مہاراجہ چنڈت رام چرن جی صاحب ساکن گیشور برہمن کی عنایت سے
 سرانجام کو پہونچی سری پر مشیر سے امید ہے کہ دیکھنے سننے والوں کو خوشی ملے اور تمام اس کا
 مجموعہ صفحات النساء فی ہے اور نام تیل بعد از کال لال جی علف نوندر رائے ابن چولال بن

جمود و صفات انسانی
دیوان رام پرشاد جیسا کہ کالیست سرچی با سبب دوسرے قانونگو کا کوری ضلع لکھنؤ ہے اور
انفارمین ہجہ دو تصنیف کردہ سرمدی راج موصون زیب پوشک میں اور آفرین ایک ایک جہند
جہین شا کا سالباہن کا سال معلوم ہوتا ہے سرمدی راج کا کھج جاتا ہے۔

چھند تو

بد مالک تر د آوس شکر بار
پچ لال جیو تر پچ بلا سین

شکر کشیں ہوشک اودار
بودہ راج اومان پت سپن داس

ہند تو

شاکر گھٹ شیل بھشک اودار وادی ماہ بھو ہشی
شکر بار بھدران جہا پتی چرنا داس رچیلال
جیو نر پتی بیلال ۱

